پنجاب بورڈ • PCTB

دسویں جماعت اردو
مکمل کتاب نوٹس

10th Class Urdu Notes — Punjab Board — Full Book Notes

یہ نوٹس پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ (PCTB) کی دسویں جماعت اردو کی کتاب کے مطابق تیار کیے گئے ہیں۔
ہر سبق کا خلاصہ، مرکزی خیال اور اہم الفاظ اپنے الفاظ میں بیان کیے گئے ہیں،
اور ہر سبق کے آخر میں اصل مختصر سوالات، طویل سوالات اور معروضی سوالات دیے گئے ہیں۔
نظموں اور غزلوں کی تشریح مرکزی خیال سے کی گئی ہے، اشعار نقل نہیں کیے گئے۔

zahidenotes.com
دسویں جماعت • اردو • پنجاب بورڈ (تمام بورڈز کے لیے)

کتاب کے بارے میں اور امتحانی خاکہ

یہ نوٹس PCTB کی دسویں جماعت اردو کی کتاب پر مبنی ہیں۔ کتاب میں حمد و نعت، نثر کے اسباق، نظمیں اور غزلیں شامل ہیں۔ ہر سبق میں خلاصہ، مرکزی خیال، اہم الفاظ، مختصر سوالات، طویل سوالات اور معروضی سوالات دیے گئے ہیں۔ قواعد و انشا کا حصہ کتاب کے آخر میں شامل ہے۔

امتحانی خاکہ (پیپر پیٹرن)

کل نمبر 75: معروضی حصہ 15 نمبر (15 کثیر الانتخابی سوالات) اور انشائی حصہ 60 نمبر۔ وقت تقریباً ڈھائی گھنٹے۔ یہ خاکہ تیسرے فریق کے ذرائع سے نقل کیا گیا ہے، اسے سرکاری طور پر تصدیق شدہ نہ سمجھا جائے۔ پنجاب کے تمام بورڈز کے لیے ایک ہی خاکہ ہے۔

پیپر میں نثر کے اسباق اور نظم و غزل کی تشریح، مختصر سوالات، خلاصہ، مرکزی خیال اور قواعد و انشا (مضمون، خط یا درخواست، مکالمہ، محاورے، واحد جمع، مترادف و متضاد) شامل ہوتے ہیں۔ معروضی پرچہ پہلے لیا جاتا ہے۔

فہرست — کتاب کے اسباق

1	حمد	حمد و ثنا
2	نعت	مدحِ رسول ﷺ
3	اخلاقِ نبوی ﷺ	نثر
4	سرسید کا بچپن	نثر
5	محسن محلہ	نثر
6	کفارہ	نثر
7	سویرے جو کل آنکھ میری کھلی	نثر
8	دوستی کا پھل	نثر
9	میرا گاؤں	نثر
10	بابل کے کھنڈر	نثر
11	اولڈ ایج ہوم	نثر
12	کچھ ذریعہ تعلیم کے بارے میں	نثر
13	آدمی نامہ	نظم — نذیر اکبر آبادی
14	نمودِ صبح	نظم
15	خطاب بہ جوانانِ اسلام	نظم — علامہ اقبال
16	وغیرہ	نظم
17	بازیچۂ اطفال ہے دنیا میرے آگے	غزل — مرزا غالب
18	اثر اس کو ذرا نہیں ہوتا	غزل — مرزا غالب
19	ہے مشقِ سخن جاری چکی کی مشقت بھی	غزل
20	یوں کہنے کو پیرایۂ اظہار بہت ہیں	غزل

قواعد و انشا کا حصہ کتاب کے آخر میں شامل ہے۔

سبق 1 — حمد (حمد و ثنا)

خلاصہ

اس حمد میں اللہ تعالیٰ کی بزرگی، قدرت اور رحمت کا ذکر ہے۔ شاعر کائنات کی ہر چیز میں اللہ کی نشانیاں دیکھتا ہے۔ سورج، چاند، ستارے، پہاڑ، دریا اور پھول سب اللہ کی قدرت کی گواہی دیتے ہیں۔ انسان کو چاہیے کہ وہ اللہ کا شکر ادا کرے، اس کی عبادت کرے اور اپنی زندگی اس کی رضا کے مطابق گزارے۔ حمد کا پیغام یہ ہے کہ اصل طاقت اور اصل مالک صرف اللہ ہے۔

مرکزی خیال

اللہ تعالیٰ ہی کائنات کا خالق و مالک ہے؛ اس کی حمد و ثنا اور شکر گزاری بندے کا فرض ہے، اور کائنات کی ہر چیز اس کی قدرت کی نشانی ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

حمد — اللہ کی تعریف اور ثنا • **ثنا** — تعریف، بزرگی کا بیان • **کائنات** — ساری دنیا، آسمان و زمین • **قدرت** — اللہ کی طاقت اور اختیار • **ربو بیت** — پروردگار ہونا، پالنے والا ہونا

سبق 1 — حمد (جاری)

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: حمد کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی تعریف اور بزرگی کے بیان کو حمد کہتے ہیں۔

سوال 2: شاعر کائنات میں اللہ کی کن نشانیوں کا ذکر کرتا ہے؟

جواب: شاعر سورج، چاند، ستاروں، پہاڑوں، دریاؤں اور پھولوں میں اللہ کی قدرت کی نشانیاں دیکھتا ہے۔

سوال 3: حمد کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

جواب: حمد کا بنیادی پیغام یہ ہے کہ اللہ ہی خالق و مالک ہے اور بندے کو اس کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

سوال 4: شکر گزاری سے انسان کو کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: شکر گزاری سے دل کو سکون ملتا ہے، نعمتیں بڑھتی ہیں اور انسان اللہ کے قریب ہوتا ہے۔

سوال 5: حمد اور نعت میں کیا فرق ہے؟

جواب: حمد اللہ کی تعریف ہوتی ہے جبکہ نعت رسول اکرم ﷺ کی مدح ہوتی ہے۔

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: حمد کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

اس حمد میں شاعر اللہ تعالیٰ کی عظمت اور قدرت کو بیان کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ کائنات کی ہر چیز، سورج چاند ستارے، پہاڑ دریا اور پھول، اللہ کی نشانیاں ہیں۔ اللہ نے انسان کو بے شمار نعمتیں دی ہیں، اس لیے انسان کا فرض ہے کہ وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور اس کی عبادت کرے۔ حمد ہمیں یاد دلاتی ہے کہ اصل مالک اور اصل طاقت صرف اللہ ہے۔

سوال 2: حمد کے مرکزی خیال کی وضاحت کریں۔

حمد کا مرکزی خیال توحید اور شکر گزاری ہے۔ شاعر بتاتا ہے کہ اللہ ہی کائنات کا خالق، مالک اور پروردگار ہے۔ کائنات کی ہر چیز اس کی قدرت کی گواہ ہے۔ انسان کو چاہیے کہ وہ غرور چھوڑ کر اللہ کے سامنے عاجزی اختیار کرے، اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرے اور اپنی زندگی اللہ کی رضا کے مطابق گزارے۔

سبق 1 — حمد (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: حمد میں کس کی تعریف کی جاتی ہے؟
(الف) رسول اکرم ﷺ کی (ب) اللہ تعالیٰ کی (ج) کسی بادشاہ کی (د) کسی ولی کی

سوال 2: کائنات کی ہر چیز کس کی نشانی ہے؟
(الف) انسان کی طاقت کی (ب) اللہ کی قدرت کی (ج) فطرت کی خوبصورتی کی (د) سائنس کی ترقی کی

سوال 3: حمد کا بنیادی موضوع کیا ہے؟
(الف) توحید اور شکر گزاری (ب) محبت اور جدائی (ج) جنگ اور بہادری (د) دولت اور شہرت

سوال 4: شکر ادا کرنے سے کیا حاصل ہوتا ہے؟
(الف) دل کا سکون اور نعمتوں میں اضافہ (ب) دولت میں کمی (ج) شہرت میں کمی (د) صحت کی خرابی

سوال 5: کائنات کا خالق و مالک کون ہے؟
(الف) انسان (ب) فرشتے (ج) اللہ تعالیٰ (د) فطرت

سوال 6: حمد میں سورج اور چاند کا ذکر کیوں آیا ہے؟
(الف) یہ اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں (ب) یہ صرف خوبصورتی کے لیے ہیں (ج) یہ دن رات بتاتے ہیں (د) یہ موسم بدلتے ہیں

سوال 7: بندے کا فرض کیا ہے؟
(الف) اللہ کا شکر اور عبادت (ب) صرف دولت کمانا (ج) صرف آرام کرنا (د) دنیا سے کنارہ کشی

سوال 8: حمد کس صنفِ سخن سے تعلق رکھتی ہے؟
(الف) غزل سے (ب) حمد و ثنا سے (ج) مرثیے سے (د) قصیدے سے

سوال 9: قدرت کا مطلب کیا ہے؟
(الف) کمزوری (ب) اللہ کی طاقت اور اختیار (ج) انسان کی عقل (د) دولت

سوال 10: حمد پڑھنے سے انسان کے دل پر کیا اثر ہوتا ہے؟
(الف) غرور بڑھتا ہے (ب) عاجزی اور سکون پیدا ہوتا ہے (ج) غصہ بڑھتا ہے (د) لالچ بڑھتا ہے

جوابات کی کلید

1۔ (ب) اللہ تعالیٰ کی 2۔ (ب) اللہ کی قدرت کی 3۔ (الف) توحید اور شکر گزاری 4۔ (الف) دل کا سکون اور نعمتوں میں اضافہ 5۔ (ج) اللہ تعالیٰ 6۔ (الف) یہ اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں 7۔ (الف) اللہ کا شکر اور عبادت 8۔ (ب) حمد و ثنا سے 9۔ (ب) اللہ کی طاقت اور اختیار 10۔ (ب) عاجزی اور سکون پیدا ہوتا ہے

سبق 2 — نعت (مدحِ رسول ﷺ)

خلاصہ

اس نعت میں رسول اکرم ﷺ کی مدح وثنا کی گئی ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت، اخلاق، رحمت اور شفقت کا ذکر ہے۔ آپ ﷺ تمام جہانوں کے لیے رحمت بن کر آئے اور انسانیت کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے آئے۔ شاعر آپ ﷺ سے محبت اور عقیدت کا اظہار کرتا ہے اور آپ ﷺ کی شفاعت کی آرزو کرتا ہے۔ نعت کا پیغام یہ ہے کہ آپ ﷺ کی محبت ایمان کی علامت ہے۔

مرکزی خیال

رسول اکرم ﷺ کی ذات تمام جہانوں کے لیے رحمت ہے؛ آپ ﷺ کی محبت اور آپ ﷺ کی سنت پر عمل ہی کامیابی کی راہ ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

نعت — رسول اکرم ﷺ کی مدح وثنا • **مدح** — تعریف • **رحمت للعالمین** — تمام جہانوں کے لیے رحمت • **شفاعت** — سفارش، بخشش کی دعا • **عقیدت** — گہری محبت اور احترام

سبق 2 — نعت (جاری)

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: نعت کسے کہتے ہیں؟
جواب: رسول اکرم ﷺ کی تعریف اور مدح کو نعت کہتے ہیں۔
سوال 2: آپ ﷺ کو رحمت للعالمین کیوں کہا جاتا ہے؟
جواب: کیونکہ آپ ﷺ تمام جہانوں اور انسانیت کے لیے رحمت بن کر آئے۔
سوال 3: نعت میں شاعر کس جذبے کا اظہار کرتا ہے؟
جواب: شاعر رسول اکرم ﷺ سے محبت، عقیدت اور شفاعت کی آرزو کا اظہار کرتا ہے۔
سوال 4: آپ ﷺ کی سیرت کی سب سے نمایاں خوبی کیا ہے؟
جواب: آپ ﷺ کا اخلاق، سچائی، امانت داری اور رحم دلی سب سے نمایاں خوبیاں ہیں۔
سوال 5: نعت کا بنیادی پیغام کیا ہے؟
جواب: نعت کا پیغام یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کی محبت ایمان کی علامت اور کامیابی کی راہ ہے۔

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: نعت کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔
اس نعت میں شاعر رسول اکرم ﷺ کی مدح کرتا ہے۔ وہ بتاتا ہے کہ آپ ﷺ انسانیت کے لیے رحمت بن کر آئے اور لوگوں کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر علم و ہدایت کی روشنی دی۔ آپ ﷺ کا اخلاق اور کردار ہر انسان کے لیے نمونہ ہے۔ شاعر آپ ﷺ سے محبت کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اسے آپ ﷺ کی شفاعت نصیب ہو۔
سوال 2: نعت کے مرکزی خیال کی وضاحت کریں۔
نعت کا مرکزی خیال رسول اکرم ﷺ سے محبت اور آپ ﷺ کی پیروی ہے۔ آپ ﷺ کی ذات سراپا رحمت ہے اور آپ ﷺ نے انسانیت کو بہترین اخلاق سکھائے۔ شاعر کا پیغام یہ ہے کہ جو شخص آپ ﷺ سے سچی محبت کرے اور آپ ﷺ کی سنت پر چلے، وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہوگا۔

سبق 2 — نعت (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: نعت میں کس کی مدح کی جاتی ہے؟
(الف) اللہ تعالیٰ کی (ب) رسول اکرم ﷺ کی (ج) کسی شاعر کی (د) کسی بادشاہ کی

سوال 2: رحمت للعالمین کا مطلب کیا ہے؟
(الف) صرف مسلمانوں کے لیے رحمت (ب) تمام جہانوں کے لیے رحمت (ج) صرف عربوں کے لیے رحمت (د) صرف بچوں کے لیے رحمت

سوال 3: آپ ﷺ انسانیت کے لیے کیا لے کر آئے؟
(الف) جہالت اور اندھیرا (ب) علم، ہدایت اور روشنی (ج) دولت اور طاقت (د) جنگ اور لڑائی

سوال 4: نعت کا بنیادی پیغام کیا ہے؟
(الف) رسول ﷺ کی محبت ایمان کی علامت ہے (ب) دولت کمانا ضروری ہے (ج) شہرت حاصل کرنا چاہیے (د) دنیا سے کنارہ کش ہونا چاہیے

سوال 5: شفاعت کا مطلب کیا ہے؟
(الف) سفارش اور بخشش کی دعا (ب) سزا دینا (ج) انعام دینا (د) عہدہ دینا

سوال 6: آپ ﷺ کا اخلاق کیسا تھا؟
(الف) سخت اور تلخ (ب) نرم، سچا اور رحیم (ج) غصے والا (د) بے پروا

سوال 7: نعت اور حمد میں کیا فرق ہے؟
(الف) دونوں ایک ہی ہیں (ب) حمد اللہ کی تعریف، نعت رسول ﷺ کی مدح ہے (ج) نعت اللہ کی تعریف ہے (د) حمد رسول ﷺ کی مدح ہے

سوال 8: عقیدت کا مطلب کیا ہے؟
(الف) نفرت (ب) گہری محبت اور احترام (ج) لاپروائی (د) خوف

سوال 9: آپ ﷺ کی سنت پر عمل کرنے سے کیا ملتا ہے؟
(الف) دنیا و آخرت میں کامیابی (ب) صرف دولت (ج) صرف شہرت (د) کچھ نہیں

سوال 10: نعت کس جذبے سے پڑھی جاتی ہے؟
(الف) غصے سے (ب) محبت اور عقیدت سے (ج) خوف سے (د) لاپروائی سے

جوابات کی کلید

1۔ (ب) رسول اکرم ﷺ کی 2۔ (ب) تمام جہانوں کے لیے رحمت 3۔ (ب) علم، ہدایت اور روشنی 4۔ (الف) رسول ﷺ کی محبت ایمان کی علامت ہے 5۔ (الف) سفارش اور بخشش کی دعا 6۔ (ب) نرم، سچا اور رحیم 7۔ (ب) حمد اللہ کی تعریف، نعت رسول ﷺ کی مدح ہے 8۔ (ب) گہری محبت اور احترام 9۔ (الف) دنیا و آخرت میں کامیابی 10۔ (ب) محبت اور عقیدت سے

سبق 3 — اخلاقِ نبوی ﷺ (نثر — سیرت)

خلاصہ

اس سبق میں رسول اکرم ﷺ کے اخلاق و عادات کا بیان ہے۔ آپ ﷺ سچ بولتے، وعدہ پورا کرتے، امانت میں خیانت نہ کرتے اور دشمنوں کے ساتھ بھی نرمی اور عفو کا سلوک کرتے تھے۔ آپ ﷺ بچوں سے شفقت کرتے، غریبوں کی مدد کرتے اور سب کے ساتھ عدل و انصاف کرتے تھے۔ آپ ﷺ کا اخلاق قرآن کی عملی تصویر تھا۔ سبق کا پیغام یہ ہے کہ ہم اپنی زندگی میں آپ ﷺ کے اخلاق کو اپنائیں۔

مرکزی خیال

رسول اکرم ﷺ کا اخلاق انسانیت کے لیے بہترین نمونہ ہے؛ سچائی، امانت، عفو، رحم اور عدل اپنانا ہی اصل کامیابی ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

اخلاق — عادات، برتاؤ اور کردار • **امانت** — کسی کی سپرد کی ہوئی چیز کی حفاظت • **عفو** — معاف کر دینا • **عدل** — انصاف • **شفقت** — مہربانی اور پیار

سبق 3 — اخلاقِ نبوی ﷺ (جاری)

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: آپ ﷺ کی سیرت کی نمایاں خوبیاں کون سی ہیں؟

جواب: سچائی، امانت داری، عفو، رحم دلی، صبر اور عدل آپ ﷺ کی نمایاں خوبیاں ہیں۔

سوال 2: آپ ﷺ دشمنوں کے ساتھ کیسا سلوک کرتے تھے؟

جواب: آپ ﷺ دشمنوں کے ساتھ بھی نرمی، عفو اور درگزر کا سلوک کرتے تھے۔

سوال 3: امانت کا کیا مطلب ہے؟

جواب: کسی کی سپرد کی ہوئی چیز یا بات کی حفاظت کرنا امانت کہلاتا ہے۔

سوال 4: آپ ﷺ بچوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کرتے تھے؟

جواب: آپ ﷺ بچوں سے بہت شفقت اور پیار کرتے تھے اور ان کے ساتھ کھیلتے بھی تھے۔

سوال 5: اس سبق کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

جواب: سبق کا پیغام یہ ہے کہ ہم اپنی زندگی میں رسول اکرم ﷺ کے اخلاق کو اپنائیں۔

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: اخلاقِ نبوی ﷺ سبق کا خلاصہ لکھیں۔

اس سبق میں رسول اکرم ﷺ کے اخلاق کا بیان ہے۔ آپ ﷺ سچ بولتے تھے، وعدہ پورا کرتے تھے اور امانت میں کبھی خیانت نہ کرتے تھے۔ آپ ﷺ دشمنوں کو بھی معاف کر دیتے تھے اور سب کے ساتھ عدل کرتے تھے۔ آپ ﷺ غریبوں اور بچوں سے شفقت کرتے تھے۔ آپ ﷺ کا اخلاق قرآن کی عملی تصویر تھا۔ سبق ہمیں سکھاتا ہے کہ ہم بھی سچائی، امانت، عفو اور رحم کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔

سوال 2: رسول اکرم ﷺ کے اخلاق ہماری زندگی کے لیے کیوں نمونہ ہیں؟ وضاحت کریں۔

رسول اکرم ﷺ کا اخلاق اس لیے بہترین نمونہ ہے کہ آپ ﷺ نے ہر حالت میں سچائی، صبر، عفو اور انصاف کو نہیں چھوڑا۔ دشمنی میں بھی آپ ﷺ نے بدلہ نہ لیا بلکہ معاف کر دیا۔ آپ ﷺ کی زندگی ہمیں سکھاتی ہے کہ اچھا انسان وہی ہے جو دوسروں کے ساتھ بھلائی کرے، وعدہ پورا کرے اور کمزوروں کی مدد کرے۔ جو قوم آپ ﷺ کے اخلاق کو اپناتی ہے، وہ دنیا میں عزت پاتی ہے۔

سبق 3 — اخلاقِ نبوی ﷺ (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: اخلاق کا مطلب کیا ہے؟
(الف) عادات اور کردار (ب) دولت اور شہرت (ج) طاقت اور حکومت (د) علم اور ڈگری

سوال 2: آپ ﷺ کی سب سے نمایاں خوبی کیا تھی؟
(الف) سچائی اور امانت داری (ب) دولت (ج) طاقت (د) شہرت

سوال 3: آپ ﷺ دشمنوں کے ساتھ کیسا سلوک کرتے تھے؟
(الف) بدلہ لیتے تھے (ب) عفو اور درگزر کرتے تھے (ج) سزا دیتے تھے (د) نفرت کرتے تھے

سوال 4: امانت میں خیانت کرنا کیسا عمل ہے؟
(الف) اچھی عادت (ب) بہت برا عمل (ج) عام بات (د) ضروری کام

سوال 5: آپ ﷺ کا اخلاق کس کی عملی تصویر تھا؟
(الف) کسی بادشاہ کی (ب) قرآن کی (ج) کسی کتاب کی (د) کسی روایت کی

سوال 6: عدل کا مطلب کیا ہے؟
(الف) انصاف کرنا (ب) ظلم کرنا (ج) طرف داری کرنا (د) خاموش رہنا

سوال 7: آپ ﷺ غریبوں کے ساتھ کیسا سلوک کرتے تھے؟
(الف) سختی کرتے تھے (ب) شفقت اور مدد کرتے تھے (ج) نظر انداز کرتے تھے (د) ڈانٹتے تھے

سوال 8: سچ بولنے والے کو کیا ملتا ہے؟
(الف) رسوائی (ب) عزت اور اعتماد (ج) نقصان (د) تنہائی

سوال 9: وعدہ پورا کرنا کس کی نشانی ہے؟
(الف) اچھے اخلاق کی (ب) کمزوری کی (ج) چالاکی کی (د) لالچ کی

سوال 10: اس سبق کا بنیادی پیغام کیا ہے؟
(الف) اخلاقِ نبوی کو اپنی زندگی میں اپنانا (ب) صرف عبادت کرنا (ج) دولت جمع کرنا (د) دنیا سے دور رہنا

جوابات کی کلید

1۔ (الف) عادات اور کردار 2۔ (الف) سچائی اور امانت داری 3۔ (ب) عفو اور درگزر کرتے تھے 4۔ (ب) بہت برا عمل 5۔ (ب) قرآن کی 6۔ (الف) انصاف کرنا 7۔ (ب) شفقت اور مدد کرتے تھے 8۔ (ب) عزت اور اعتماد 9۔ (الف) اچھے اخلاق کی 10۔ (الف) اخلاقِ نبوی کو اپنی زندگی میں اپنانا

سبق 4 — سرسید کا بچپن (نثر — سوانح)

خلاصہ

اس سبق میں سرسید احمد خان کے بچپن کی کہانی بیان کی گئی ہے۔ سرسید کا بچپن ایک شریف اور علم دوست گھرانے میں گزرا۔ ان کی والدہ نے ان کی تربیت میں اہم کردار ادا کیا اور انہیں سچائی، دیانت داری اور علم کی محبت سکھائی۔ بچپن ہی سے سرسید ذہین، محنتی اور سوال کرنے والے تھے۔ انہیں کھیل کود کے ساتھ ساتھ کتابوں سے بھی دلچسپی تھی۔ یہی بچپن کی تربیت آگے چل کر انہیں مسلمانوں کا عظیم رہنما اور مصلح بنا گئی۔

مرکزی خیال

بچپن کی اچھی تربیت، سچائی اور علم کی محبت انسان کو عظیم بنا دیتی ہے؛ سرسید احمد خان اس کی بہترین مثال ہیں۔

اہم الفاظ اور معانی

سوانح — کسی شخص کی زندگی کی کہانی • **تربیت** — اچھی عادات سکھانا، پرورش • **دیانت** — ایمانداری • **مصلح** — اصلاح کرنے والا، بہتری لانے والا • **ذہین** — عقل مند، ہوشیار

سبق 4 — سرسید کا بچپن (جاری)

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: سرسید احمد خان کا بچپن کہاں گزرا؟

جواب: سرسید کا بچپن ایک شریف اور علم دوست گھرانے میں گزرا۔

سوال 2: ان کی تربیت میں کس کا اہم کردار تھا؟

جواب: ان کی والدہ نے ان کی تربیت میں اہم کردار ادا کیا۔

سوال 3: بچپن میں سرسید کی کون سی خوبیاں نمایاں تھیں؟

جواب: وہ ذہین، محنتی، سچے اور سوال کرنے والے تھے۔

سوال 4: سرسید کو کس چیز سے دلچسپی تھی؟

جواب: انہیں کتابوں اور علم سے بہت دلچسپی تھی۔

سوال 5: سرسید آگے چل کر کیا بنے؟

جواب: وہ مسلمانوں کے عظیم رہنما، مصلح اور تعلیمی تحریک کے بانی بنے۔

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: سرسید کا بچپن سبق کا خلاصہ لکھیں۔

اس سبق میں سرسید احمد خان کے بچپن کا ذکر ہے۔ وہ ایک علم دوست گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کی والدہ نے انہیں سچائی، دیانت اور علم کی محبت سکھائی۔ بچپن ہی سے وہ ذہین اور محنتی تھے اور ہر بات کے بارے میں سوال کرتے تھے۔ انہیں کتابوں سے گہرا شغف تھا۔ بچپن کی یہی اچھی تربیت اور علم کی محبت آگے چل کر انہیں مسلمانوں کا عظیم رہنما اور مصلح بنا گئی۔

سوال 2: بچپن کی تربیت انسان کی شخصیت پر کیا اثر ڈالتی ہے؟ سرسید کی مثال سے واضح کریں۔

بچپن کی تربیت انسان کی پوری زندگی کی بنیاد ہوتی ہے۔ سرسید کی والدہ نے انہیں سچائی اور علم کی محبت سکھائی، جس سے ان میں اچھے اخلاق اور علم کا شوق پیدا ہوا۔ یہی خوبیاں آگے چل کر ان کی کامیابی کی وجہ بنیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین کی اچھی تربیت اور بچپن کی محنت انسان کو عظیم بنا دیتی ہے۔

سبق 4 — سرسید کا بچپن (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: سرسید احمد خان کون تھے؟
(الف) مسلمانوں کے رہنما اور مصلح (ب) ایک بادشاہ (ج) ایک سپاہی (د) ایک تاجر

سوال 2: سرسید کی تربیت میں کس کا اہم کردار تھا؟
(الف) ان کے استاد کا (ب) ان کی والدہ کا (ج) ان کے دوست کا (د) ان کے پڑوسی کا

سوال 3: بچپن میں سرسید کی نمایاں خوبی کیا تھی؟
(الف) سستی (ب) ذہانت اور محنت (ج) غصہ (د) لاپروائی

سوال 4: سرسید کو کس چیز سے دلچسپی تھی؟
(الف) کھیل کود سے (ب) کتابوں اور علم سے (ج) دولت سے (د) شہرت سے

سوال 5: مصلح کا مطلب کیا ہے؟
(الف) اصلاح کرنے والا (ب) جنگ کرنے والا (ج) تجارت کرنے والا (د) سفر کرنے والا

سوال 6: سرسید نے مسلمانوں کے لیے کیا کام کیا؟
(الف) تعلیمی تحریک چلائی (ب) فوج بنائی (ج) دکان کھولی (د) محل بنایا

سوال 7: دیانت کا مطلب کیا ہے؟
(الف) ایمانداری (ب) چالاکی (ج) جھوٹ (د) لالچ

سوال 8: بچپن کی تربیت کا انسان پر کیا اثر ہوتا ہے؟
(الف) کوئی اثر نہیں (ب) پوری زندگی کی بنیاد بنتی ہے (ج) صرف بچپن تک رہتی ہے (د) نقصان دیتی ہے

سوال 9: سوانح کا مطلب کیا ہے؟
(الف) کسی شخص کی زندگی کی کہانی (ب) کوئی کہانی (ج) کوئی نظم (د) کوئی خط

سوال 10: سرسید کا بچپن ہمیں کیا سکھاتا ہے؟
(الف) علم اور سچائی کی محبت اپنانا (ب) کھیل میں وقت ضائع کرنا (ج) دولت کی خواہش کرنا (د) سستی کرنا

جوابات کی کلید

1۔ (الف) مسلمانوں کے رہنما اور مصلح 2۔ (ب) ان کی والدہ کا 3۔ (ب) ذہانت اور محنت 4۔ (ب) کتابوں اور علم سے 5۔ (الف) اصلاح کرنے والا 6۔ (الف) تعلیمی تحریک چلائی 7۔ (الف) ایمانداری 8۔ (ب) پوری زندگی کی بنیاد بنتی ہے 9۔ (الف) کسی شخص کی زندگی کی کہانی 10۔ (الف) علم اور سچائی کی محبت اپنانا

سبق 5 — محسن محلہ (نثر — معاشرتی سبق)

خلاصہ

اس سبق میں محلے کی زندگی اور پڑوسیوں کے حقوق کا ذکر ہے۔ محسن محلہ وہ شخص ہے جو اپنے محلے کے لوگوں کی خدمت کرتا ہے، بیماروں کی خبر لیتا ہے، غریبوں کی مدد کرتا ہے اور محلے کی صفائی و امن کا خیال رکھتا ہے۔ اچھا پڑوسی بننا اور دوسروں کے کام آنا انسانیت کی پہچان ہے۔ سبق کا پیغام یہ ہے کہ ہمیں اپنے محلے اور پڑوسیوں کا خیال رکھنا چاہیے، کیونکہ اسی سے معاشرے میں محبت اور بھائی چارہ پیدا ہوتا ہے۔

مرکزی خیال

اچھا پڑوسی اور محلے کا محسن بننا انسانیت کی پہچان ہے؛ دوسروں کی خدمت سے معاشرے میں محبت اور بھائی چارہ پیدا ہوتا ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

محسن — احسان کرنے والا، بھلائی کرنے والا • **محلہ** — آس پاس کے گھروں کا علاقہ • **پڑوسی** — قریب رہنے والا ہمسایہ • **بھائی چارہ** — آپس کی محبت اور اتحاد • **ہمدردی** — دوسروں کے دکھ میں شریک ہونا

سبق 5 — محسن محلہ (جاری)

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: محسن محلہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: جو شخص اپنے محلے کے لوگوں کی خدمت کرے اور ان کے کام آئے، اسے محسن محلہ کہتے ہیں۔

سوال 2: اچھا پڑوسی کیسا ہوتا ہے؟

جواب: اچھا پڑوسی دوسروں کی مدد کرتا ہے، ان کے دکھ سکھ میں شریک ہوتا ہے اور ان کا خیال رکھتا ہے۔

سوال 3: محلے کی صفائی کا خیال رکھنا کیوں ضروری ہے؟

جواب: صفائی سے صحت اچھی رہتی ہے اور محلہ خوبصورت اور رہنے کے قابل بنتا ہے۔

سوال 4: پڑوسیوں کے کیا حقوق ہیں؟

جواب: پڑوسیوں کا حق ہے کہ ہم ان کی مدد کریں، ان سے اچھا سلوک کریں اور انہیں تکلیف نہ دیں۔

سوال 5: اس سبق کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

جواب: سبق کا پیغام یہ ہے کہ اپنے محلے اور پڑوسیوں کا خیال رکھیں، اسی سے معاشرے میں محبت پیدا ہوتی ہے۔

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: محسن محلہ سبق کا خلاصہ لکھیں۔

اس سبق میں محلے کی زندگی اور پڑوسیوں کے حقوق کا ذکر ہے۔ محسن محلہ وہ شخص ہوتا ہے جو بیماروں کی خبر لیتا ہے، غریبوں کی مدد کرتا ہے اور محلے کی صفائی و امن کا خیال رکھتا ہے۔ اچھا پڑوسی بننا انسانیت کی پہچان ہے۔ سبق ہمیں سکھاتا ہے کہ ہمیں اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھنا چاہیے، کیونکہ اسی سے معاشرے میں محبت اور بھائی چارہ پیدا ہوتا ہے۔

سوال 2: اچھے پڑوسی کی خصوصیات بیان کریں۔

اچھا پڑوسی وہ ہوتا ہے جو دوسروں کی مدد کرے، بیماروں کی عیادت کرے، غریبوں کا ساتھ دے اور محلے کی صفائی کا خیال رکھے۔ وہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا، سب سے اچھے اخلاق سے پیش آتا ہے اور مشکل وقت میں سب کے کام آتا ہے۔ ایسا پڑوسی محلے میں محبت اور امن پیدا کرتا ہے۔

سبق 5 — محسن محلہ (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: محسن کا مطلب کیا ہے؟
(الف) احسان کرنے والا (ب) نقصان پہنچانے والا (ج) دور رہنے والا (د) سخت دل

سوال 2: محسن محلہ کیا کرتا ہے؟
(الف) صرف اپنے گھر کا خیال رکھتا ہے (ب) محلے کے لوگوں کی خدمت کرتا ہے (ج) لوگوں سے لڑتا ہے (د) کسی سے بات نہیں کرتا

سوال 3: اچھا پڑوسی کیسا ہوتا ہے؟
(الف) مددگار اور شریف (ب) خودغرض (ج) جھگڑالو (د) لاپروا

سوال 4: پڑوسیوں کا حق کیا ہے؟
(الف) ان سے اچھا سلوک اور مدد (ب) انہیں تکلیف دینا (ج) ان سے دور رہنا (د) ان کی برائی کرنا

سوال 5: محلے کی صفائی سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟
(الف) صحت اچھی رہتی ہے (ب) بیماریاں بڑھتی ہیں (ج) لوگ ناراض ہوتے ہیں (د) خرچ بڑھتا ہے

سوال 6: بھائی چارہ کا مطلب کیا ہے؟
(الف) آپس کی محبت اور اتحاد (ب) لڑائی جھگڑا (ج) دوری (د) نفرت

سوال 7: ہمدردی کا مطلب کیا ہے؟
(الف) دوسروں کے دکھ میں شریک ہونا (ب) دوسروں کا مذاق اڑانا (ج) دوسروں سے حسد کرنا (د) دوسروں کو نظر انداز کرنا

سوال 8: بیمار پڑوسی کی کیا خدمت کرنی چاہیے؟
(الف) اس کی خبر لینا اور مدد کرنا (ب) اس سے دور رہنا (ج) اس کا مذاق اڑانا (د) اسے بھول جانا

سوال 9: اس سبق کا بنیادی پیغام کیا ہے؟
(الف) محلے اور پڑوسیوں کا خیال رکھنا (ب) صرف اپنے گھر کی فکر کرنا (ج) پڑوسیوں سے لڑنا (د) محلے سے دور رہنا

سوال 10: معاشرے میں محبت کیسے پیدا ہوتی ہے؟
(الف) دوسروں کی خدمت اور اچھے سلوک سے (ب) لڑائی سے (ج) خودغرضی سے (د) دوری سے

جوابات کی کلید

1۔ (الف) احسان کرنے والا 2۔ (ب) محلے کے لوگوں کی خدمت کرتا ہے 3۔ (الف) مددگار اور شریف 4۔ (الف) ان سے اچھا سلوک اور مدد 5۔ (الف) صحت اچھی رہتی ہے 6۔ (الف) آپس کی محبت اور اتحاد 7۔ (الف) دوسروں کے دکھ میں شریک ہونا 8۔ (الف) اس کی خبر لینا اور مدد کرنا 9۔ (الف) محلے اور پڑوسیوں کا خیال رکھنا 10۔ (الف) دوسروں کی خدمت اور اچھے سلوک سے

سبق 6 — کفارہ (نثر — اخلاقی سبق)

خلاصہ

اس سبق میں کفارے کا مفہوم اور اس کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ انسان سے غلطی ہو جانا فطری ہے، لیکن اصل بات یہ ہے کہ وہ اپنی غلطی کو مانے، توبہ کرے اور اس کا کفارہ ادا کرے۔ کفارہ صرف جرمانہ نہیں بلکہ اصلاح کا ذریعہ ہے۔ جو شخص اپنی غلطی کا کفارہ ادا کرتا ہے، وہ اپنے ضمیر کو صاف کرتا ہے اور معاشرے میں دوبارہ عزت پاتا ہے۔ سبق کا پیغام یہ ہے کہ غلطی پر اصرار کرنے کے بجائے اسے مان کر اصلاح کرنی چاہیے۔

مرکزی خیال

غلطی کا اعتراف، توبہ اور کفارہ انسان کی اصلاح کا ذریعہ ہے؛ اصل بزرگی غلطی نہ کرنے میں نہیں بلکہ غلطی مان کر سدھرنے میں ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

کفارہ — غلطی کے بدلے میں ادا کی جانے والی تلافی یا اصلاحی عمل • **توبہ** — غلطی پر ندامت اور آئندہ نہ کرنے کا عہد • **ضمیر** — انسان کا اندرونی احساس جو اچھے برے کی پہچان کرائے • **اصلاح** — خرابی کو درست کرنا، بہتری • **ندامت** — پچھتاوا، شرمندگی

سبق 6 — کفارہ (جاری)

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: کفارہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: غلطی کے بدلے میں ادا کی جانے والی تلافی یا اصلاحی عمل کو کفارہ کہتے ہیں۔

سوال 2: انسان سے غلطی ہونا کیسا ہے؟

جواب: انسان سے غلطی ہو جانا فطری ہے، اہم بات اسے مان کر اصلاح کرنا ہے۔

سوال 3: توبہ کا کیا مطلب ہے؟

جواب: غلطی پر ندامت کرنا اور آئندہ وہ غلطی نہ کرنے کا پکا عہد کرنا توبہ کہلاتا ہے۔

سوال 4: کفارہ ادا کرنے سے انسان کو کیا فائدہ ہوتا ہے؟

جواب: کفارہ ادا کرنے سے ضمیر صاف ہوتا ہے اور انسان معاشرے میں دوبارہ عزت پاتا ہے۔

سوال 5: غلطی پر اصرار کرنا کیسا ہے؟

جواب: غلطی پر اصرار کرنا بری بات ہے؛ غلطی مان کر اصلاح کرنی چاہیے۔

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: کفارہ سبق کا خلاصہ لکھیں۔

اس سبق میں کفارے کا مفہوم بیان کیا گیا ہے۔ انسان سے غلطی ہو جانا فطری ہے، لیکن اصل بات یہ ہے کہ وہ اپنی غلطی کو مانے، اس پر نادم ہو اور اس کا کفارہ ادا کرے۔ کفارہ صرف جرمانہ نہیں بلکہ اصلاح کا ذریعہ ہے۔ جو شخص اپنی غلطی کا کفارہ ادا کرتا ہے، وہ اپنے ضمیر کو صاف کرتا ہے اور معاشرے میں دوبارہ عزت پاتا ہے۔ سبق ہمیں سکھاتا ہے کہ غلطی پر اصرار کرنے کے بجائے اسے مان کر سدھرنا چاہیے۔

سوال 2: کفارہ اصلاح کا ذریعہ کیسے ہے؟ وضاحت کریں۔

کفارہ اصلاح کا ذریعہ اس طرح ہے کہ جب انسان اپنی غلطی کا کفارہ ادا کرتا ہے تو وہ اپنی غلطی کو تسلیم کرتا ہے اور اس کی تلافی کرتا ہے۔ اس سے اس کا ضمیر صاف ہوتا ہے اور وہ آئندہ اس غلطی سے بچنے کا عہد کرتا ہے۔ معاشرہ بھی ایسے شخص کو معاف کر دیتا ہے اور اس کی عزت بحال ہو جاتی ہے۔ اس طرح کفارہ انسان اور معاشرے دونوں کی اصلاح کرتا ہے۔

سبق 6 — کفارہ (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: کفارہ کا مطلب کیا ہے؟
(الف) غلطی کی تلافی اور اصلاحی عمل (ب) انعام دینا (ج) سزا سے بچنا (د) جھوٹ بولنا

سوال 2: انسان سے غلطی ہونا کیسا ہے؟
(الف) فطری بات (ب) ناممکن بات (ج) گناہِ کبیرہ (د) شرم کی بات

سوال 3: توبہ کا مطلب کیا ہے؟
(الف) غلطی پر ندامت اور آئندہ نہ کرنے کا عہد (ب) غلطی چھپانا (ج) غلطی پر اصرار کرنا (د) دوسروں کو الزام دینا

سوال 4: کفارہ ادا کرنے سے کیا ہوتا ہے؟
(الف) ضمیر صاف ہوتا ہے (ب) ضمیر گندہ ہوتا ہے (ج) عزت ختم ہوتی ہے (د) کچھ نہیں ہوتا

سوال 5: غلطی ماننا کس کی نشانی ہے؟
(الف) کمزوری کی (ب) بڑے پن اور سچائی کی (ج) بے وقوفی کی (د) ڈر کی

سوال 6: ندامت کا مطلب کیا ہے؟
(الف) پچھتاوا اور شرمندگی (ب) خوشی (ج) غصہ (د) لاپروائی

سوال 7: غلطی پر اصرار کرنا کیسا ہے؟
(الف) اچھی بات (ب) بری بات (ج) ضروری بات (د) عام بات

سوال 8: اصلاح کا مطلب کیا ہے؟
(الف) خرابی کو درست کرنا (ب) خرابی بڑھانا (ج) چھپانا (د) بھول جانا

سوال 9: کفارہ ادا کرنے والے کو معاشرہ کیسے دیکھتا ہے؟
(الف) نفرت سے (ب) عزت اور معافی سے (ج) مذاق سے (د) بے پروائی سے

سوال 10: اس سبق کا بنیادی پیغام کیا ہے؟
(الف) غلطی مان کر اصلاح کرنا (ب) غلطی چھپانا (ج) غلطی پر اصرار کرنا (د) دوسروں کو الزام دینا

جوابات کی کلید

1۔ (الف) غلطی کی تلافی اور اصلاحی عمل 2۔ (الف) فطری بات 3۔ (الف) غلطی پر ندامت اور آئندہ نہ کرنے کا عہد 4۔ (الف) ضمیر صاف ہوتا ہے 5۔ (ب) بڑے پن اور سچائی کی 6۔ (الف) پچھتاوا اور شرمندگی 7۔ (ب) بری بات 8۔ (الف) خرابی کو درست کرنا 9۔ (ب) عزت اور معافی سے 10۔ (الف) غلطی مان کر اصلاح کرنا

سبق 7 — سویرے جو کل آنکھ میری کھلی (نثر — فطرت کا منظر)

خلاصہ

اس سبق میں صبح کے خوبصورت منظر کی تصویر کشی کی گئی ہے۔ جب صبح سویرے آنکھ کھلتی ہے تو ہر طرف تازگی، روشنی اور خوشبو پھیلی ہوتی ہے۔ پرندے چہچہاتے ہیں، پھول کھلتے ہیں اور سورج کی کرنیں زمین کو روشن کرتی ہیں۔ صبح کا وقت انسان کو نئی امید اور نئی توانائی دیتا ہے۔ سبق کا پیغام یہ ہے کہ صبح جلدی اٹھنا صحت اور کامیابی کی علامت ہے اور ہمیں قدرت کی خوبصورتی پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

مرکزی خیال

صبح کا وقت تازگی، امید اور نئی توانائی کا وقت ہے؛ جلدی اٹھنا صحت و کامیابی کی علامت اور قدرت کی خوبصورتی پر شکر کا تقاضا ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

سویرا — صبح کا وقت، طلوعِ آفتاب کا وقت • چہچہانا — پرندوں کی آواز • تازگی — تروتازگی، نئی زندگی کا احساس • کرن — روشنی کی شعاع • تصویر کشی — الفاظ سے منظر بیان کرنا

سبق 7 — سویرے جو کل آنکھ میری کھلی (جاری)

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: سبق میں کس وقت کا منظر بیان کیا گیا ہے؟

جواب: سبق میں صبح سویرے کا خوبصورت منظر بیان کیا گیا ہے۔

سوال 2: صبح کے وقت فطرت کیسی ہوتی ہے؟

جواب: صبح کے وقت ہر طرف تازگی، روشنی اور خوشبو پھیلی ہوتی ہے۔

سوال 3: صبح جلدی اٹھنے کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: صبح جلدی اٹھنا صحت اور کامیابی کی علامت ہے اور نئی توانائی دیتا ہے۔

سوال 4: پرندے صبح کے وقت کیا کرتے ہیں؟

جواب: پرندے صبح کے وقت چہچہاتے ہیں اور اپنی آوازوں سے فضا کو خوشگوار بناتے ہیں۔

سوال 5: اس سبق کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

جواب: سبق کا پیغام یہ ہے کہ صبح جلدی اٹھیں اور قدرت کی خوبصورتی پر اللہ کا شکر ادا کریں۔

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: اس سبق کا خلاصہ لکھیں۔

اس سبق میں صبح کے خوبصورت منظر کی تصویر کشی کی گئی ہے۔ جب صبح سویرے آنکھ کھلتی ہے تو ہر طرف تازگی اور روشنی ہوتی ہے۔ پرندے چہچہاتے ہیں، پھول کھلتے ہیں اور سورج کی کرنیں زمین کو روشن کرتی ہیں۔ صبح کا وقت انسان کو نئی امید اور توانائی دیتا ہے۔ سبق ہمیں سکھاتا ہے کہ صبح جلدی اٹھنا صحت اور کامیابی کی علامت ہے اور ہمیں قدرت کی خوبصورتی پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

سوال 2: صبح کا وقت انسان کی زندگی میں کیوں اہم ہے؟

صبح کا وقت اس لیے اہم ہے کہ اس وقت فضا صاف، ذہن تازہ اور جسم توانا ہوتا ہے۔ صبح جلدی اٹھنے والا انسان دن بھر کے کام اچھی طرح انجام دیتا ہے، پڑھائی میں دل لگتا ہے اور صحت اچھی رہتی ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ صبح کی سیر اور صبح کی پڑھائی سب سے بہتر ہوتی ہے۔

سبق 7 — سویرے جو کل آنکھ میری کھلی (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: سبق میں کس وقت کا ذکر ہے؟
(الف) رات کا (ب) صبح سویرے کا (ج) دوپہر کا (د) شام کا

سوال 2: صبح کے وقت پرندے کیا کرتے ہیں؟
(الف) سوتے ہیں (ب) چہچہاتے ہیں (ج) اڑ کر چلے جاتے ہیں (د) خاموش رہتے ہیں

سوال 3: صبح کا وقت انسان کو کیا دیتا ہے؟
(الف) نئی امید اور توانائی (ب) سستی اور نیند (ج) تھکاوٹ (د) پریشانی

سوال 4: سورج کی کرنیں کیا کرتی ہیں؟
(الف) زمین کو روشن کرتی ہیں (ب) زمین کو اندھیرا کرتی ہیں (ج) بارش لاتی ہیں (د) ہوا چلاتی ہیں

سوال 5: صبح جلدی اٹھنا کس کی علامت ہے؟
(الف) سستی کی (ب) صحت اور کامیابی کی (ج) بیماری کی (د) غربت کی

سوال 6: تازگی کا مطلب کیا ہے؟
(الف) تروتازگی اور نئی زندگی کا احساس (ب) تھکاوٹ (ج) بیماری (د) اندھیرا

سوال 7: تصویر کشی کا مطلب کیا ہے؟
(الف) الفاظ سے منظر بیان کرنا (ب) تصویر بنانا (ج) رنگ بھرنا (د) کیمرہ چلانا

سوال 8: صبح کے وقت پھولوں کی کیا حالت ہوتی ہے؟
(الف) مرجھا جاتے ہیں (ب) کھلتے ہیں اور خوشبو پھیلاتے ہیں (ج) گر جاتے ہیں (د) سوکھ جاتے ہیں

سوال 9: قدرت کی خوبصورتی دیکھ کر انسان کو کیا کرنا چاہیے؟
(الف) اللہ کا شکر ادا کرنا (ب) شکایت کرنا (ج) نظر انداز کرنا (د) غصہ کرنا

سوال 10: اس سبق کا بنیادی پیغام کیا ہے؟
(الف) صبح جلدی اٹھنا اور شکر ادا کرنا (ب) دیر تک سونا (ج) صبح کو نظر انداز کرنا (د) رات کو جاگنا

جوابات کی کلید

1۔ (ب) صبح سویرے کا 2۔ (ب) چہچہاتے ہیں 3۔ (الف) نئی امید اور توانائی 4۔ (الف) زمین کو روشن کرتی ہیں 5۔ (ب) صحت اور کامیابی کی 6۔ (الف) تروتازگی اور نئی زندگی کا احساس 7۔ (الف) الفاظ سے منظر بیان کرنا 8۔ (ب) کھلتے ہیں اور خوشبو پھیلاتے ہیں 9۔ (الف) اللہ کا شکر ادا کرنا 10۔ (الف) صبح جلدی اٹھنا اور شکر ادا کرنا

سبق 8 — دوستی کا پھل (نثر — اخلاقی کہانی)

خلاصہ

اس سبق میں سچی دوستی کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ سچا دوست وہ ہوتا ہے جو خوشی اور غم دونوں میں ساتھ دے۔ مشکل وقت میں دوست کی مدد ہی دوستی کا اصل امتحان ہے۔ جو دوست صرف اچھے وقت میں ساتھ ہو اور مشکل میں چھوڑ جائے، وہ سچا دوست نہیں۔ سبق میں بتایا گیا ہے کہ دوستی کا پھل صبر، وفا اور قربانی سے ملتا ہے۔ سچی دوستی انسان کی زندگی کا قیمتی سرمایہ ہے اور اسے سنبھال کر رکھنا چاہیے۔

مرکزی خیال

سچی دوستی کا امتحان مشکل وقت میں ہوتا ہے؛ وفا، قربانی اور خلوص سے نبھائی گئی دوستی زندگی کا قیمتی سرمایہ ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

وفا — وعدے اور دوستی کو نبھانا • **قربانی** — دوسرے کے لیے اپنی خواہش یا فائدہ چھوڑ دینا • **سرمایہ** — قیمتی دولت، اثاثہ • **امتحان** — آزمائش، پرکھ • **خلوص** — سچا جذبہ، بے غرضی

سبق 8 — دوستی کا پھل (جاری)

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: سچا دوست کسے کہتے ہیں؟

جواب: سچا دوست وہ ہوتا ہے جو خوشی اور غم دونوں میں ساتھ دے۔

سوال 2: دوستی کا اصل امتحان کب ہوتا ہے؟

جواب: دوستی کا اصل امتحان مشکل وقت میں ہوتا ہے۔

سوال 3: دوستی کا پھل کیسے ملتا ہے؟

جواب: دوستی کا پھل صبر، وفا اور قربانی سے ملتا ہے۔

سوال 4: جھوٹا دوست کیسا ہوتا ہے؟

جواب: جھوٹا دوست صرف اچھے وقت میں ساتھ ہوتا ہے اور مشکل میں چھوڑ جاتا ہے۔

سوال 5: سچی دوستی کو کیا سمجھنا چاہیے؟

جواب: سچی دوستی زندگی کا قیمتی سرمایہ ہے، اسے سنبھال کر رکھنا چاہیے۔

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: دوستی کا پھل سبق کا خلاصہ لکھیں۔

اس سبق میں سچی دوستی کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ سچا دوست وہ ہوتا ہے جو خوشی اور غم دونوں میں ساتھ دے۔ مشکل وقت میں دوست کی مدد ہی دوستی کا اصل امتحان ہے۔ جو دوست صرف اچھے وقت میں ساتھ ہو اور مشکل میں چھوڑ جائے، وہ سچا دوست نہیں۔ دوستی کا پھل صبر، وفا اور قربانی سے ملتا ہے۔ سچی دوستی انسان کی زندگی کا قیمتی سرمایہ ہے اور اسے سنبھال کر رکھنا چاہیے۔

سوال 2: سچے اور جھوٹے دوست میں کیا فرق ہے؟

سچا دوست ہر حال میں ساتھ دیتا ہے، مشکل وقت میں مدد کرتا ہے اور دوست کی بھلائی چاہتا ہے۔ جھوٹا دوست صرف اپنے فائدے کے لیے ساتھ ہوتا ہے، اچھے وقت میں نظر آتا ہے اور مشکل وقت میں چھوڑ جاتا ہے۔ اس لیے دوست کا انتخاب سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے اور سچے دوست کی قدر کرنی چاہیے۔

سبق 8 — دوستی کا پھل (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: سچا دوست کون ہوتا ہے؟
(الف) جو خوشی اور غم دونوں میں ساتھ دے (ب) جو صرف خوشی میں ساتھ ہو (ج) جو صرف فائدہ دیکھے (د) جو مشکل میں چھوڑ جائے

سوال 2: دوستی کا اصل امتحان کب ہوتا ہے؟
(الف) خوشی کے وقت (ب) مشکل وقت میں (ج) کھیل کے وقت (د) چھٹی کے وقت

سوال 3: دوستی کا پھل کیسے ملتا ہے؟
(الف) صبر، وفا اور قربانی سے (ب) جھوٹ اور دھوکے سے (ج) خود غرضی سے (د) لڑائی سے

سوال 4: وفا کا مطلب کیا ہے؟
(الف) وعدے اور دوستی کو نبھانا (ب) وعدہ توڑنا (ج) جھوٹ بولنا (د) دور رہنا

سوال 5: جھوٹا دوست کیسا ہوتا ہے؟
(الف) مشکل میں چھوڑ جانے والا (ب) ہر حال میں ساتھ دینے والا (ج) مدد کرنے والا (د) سچ بولنے والا

سوال 6: قربانی کا مطلب کیا ہے؟
(الف) دوسرے کے لیے اپنا فائدہ چھوڑ دینا (ب) اپنا فائدہ دیکھنا (ج) دوسروں سے لینا (د) چھپانا

سوال 7: سچی دوستی زندگی میں کیا ہے؟
(الف) قیمتی سرمایہ (ب) بوجھ (ج) فضول چیز (د) مشکل

سوال 8: دوست کا انتخاب کیسے کرنا چاہیے؟
(الف) سوچ سمجھ کر (ب) جلد بازی سے (ج) دولت دیکھ کر (د) شہرت دیکھ کر

سوال 9: خلوص کا مطلب کیا ہے؟
(الف) سچا جذبہ اور بے غرضی (ب) دکھاوا (ج) لالچ (د) حسد

سوال 10: اس سبق کا بنیادی پیغام کیا ہے؟
(الف) سچی دوستی کی قدر کرنا (ب) دوستی سے دور رہنا (ج) صرف اپنے فائدے کی فکر کرنا (د) دوستوں سے لڑنا

جوابات کی کلید

1۔ (الف) جو خوشی اور غم دونوں میں ساتھ دے 2۔ (ب) مشکل وقت میں 3۔ (الف) صبر، وفا اور قربانی سے 4۔ (الف) وعدے اور دوستی کو نبھانا 5۔ (الف) مشکل میں چھوڑ جانے والا 6۔ (الف) دوسرے کے لیے اپنا فائدہ چھوڑ دینا 7۔ (الف) قیمتی سرمایہ 8۔ (الف) سوچ سمجھ کر 9۔ (الف) سچا جذبہ اور بے غرضی 10۔ (الف) سچی دوستی کی قدر کرنا

سبق 9 — میرا گاؤں (نثر — دیہی زندگی)

خلاصہ

اس سبق میں گاؤں کی زندگی کی خوبصورت تصویر پیش کی گئی ہے۔ گاؤں میں لوگ سادہ زندگی گزارتے ہیں، محنت کرتے ہیں اور آپس میں محبت سے رہتے ہیں۔ کھیت، باغ، کنواں، مسجد اور اسکول گاؤں کی پہچان ہیں۔ گاؤں کے لوگ صبح سویرے اٹھ کر کھیتوں میں کام کرتے ہیں اور شام کو مل بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔ سبق کا پیغام یہ ہے کہ گاؤں کی سادگی، محنت اور بھائی چارہ شہر کی زندگی سے زیادہ قیمتی ہے۔

مرکزی خیال

گاؤں کی سادہ، محنتی اور محبت بھری زندگی اصل خوشی ہے؛ کھیت، باغ اور بھائی چارہ گاؤں کی پہچان ہیں۔

اہم الفاظ اور معانی

دیہی — گاؤں سے متعلق • **سادگی** — بناوٹ سے پاک سادہ زندگی • **محنت** — مشقت، کام • **بھائی چارہ** — آپس کی محبت اور اتحاد • **فطرت** — قدرتی ماحول

سبق 9 — میرا گاؤں (جاری)

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: گاؤں کے لوگ کیسی زندگی گزارتے ہیں؟

جواب: گاؤں کے لوگ سادہ زندگی گزارتے ہیں، محنت کرتے ہیں اور آپس میں محبت سے رہتے ہیں۔

سوال 2: گاؤں کی پہچان کیا ہے؟

جواب: کھیت، باغ، کنواں، مسجد اور اسکول گاؤں کی پہچان ہیں۔

سوال 3: گاؤں کے لوگ صبح کیا کرتے ہیں؟

جواب: گاؤں کے لوگ صبح سویرے اٹھ کر کھیتوں میں کام کرتے ہیں۔

سوال 4: گاؤں کی زندگی کی سب سے اچھی بات کیا ہے؟

جواب: گاؤں کی سادگی، محنت اور بھائی چارہ اس کی سب سے اچھی بات ہے۔

سوال 5: اس سبق کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

جواب: سبق کا پیغام یہ ہے کہ گاؤں کی سادہ اور محبت بھری زندگی بہت قیمتی ہے۔

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: میرا گاؤں سبق کا خلاصہ لکھیں۔

اس سبق میں گاؤں کی زندگی کی خوبصورت تصویر پیش کی گئی ہے۔ گاؤں میں لوگ سادہ زندگی گزارتے ہیں، محنت کرتے ہیں اور آپس میں محبت سے رہتے ہیں۔ کھیت، باغ، کنواں، مسجد اور اسکول گاؤں کی پہچان ہیں۔ گاؤں کے لوگ صبح سویرے اٹھ کر کھیتوں میں کام کرتے ہیں اور شام کو مل بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔ سبق کا پیغام یہ ہے کہ گاؤں کی سادگی، محنت اور بھائی چارہ شہر کی زندگی سے زیادہ قیمتی ہے۔

سوال 2: گاؤں اور شہر کی زندگی میں کیا فرق ہے؟

گاؤں کی زندگی سادہ، پرسکون اور فطرت کے قریب ہوتی ہے، لوگ آپس میں محبت سے رہتے ہیں اور ہوا پانی صاف ہوتا ہے۔ شہر کی زندگی تیز رفتار ہوتی ہے، سہولتیں زیادہ ہیں لیکن شور، آلودگی اور مصروفیت بھی زیادہ ہے۔ گاؤں میں بھائی چارہ زیادہ اور شہر میں انفرادیت زیادہ ہوتی ہے۔

سبق 9 — میرا گاؤں (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: گاؤں کے لوگ کیسی زندگی گزارتے ہیں؟
(الف) سادہ اور محنتی (ب) آرام طلب اور سست (ج) لڑائی جھگڑے والی (د) تنہا

سوال 2: گاؤں کی پہچان کیا ہے؟
(الف) کھیت، باغ، کنواں، مسجد (ب) بڑے محل اور گاڑیاں (ج) کارخانے (د) ہوائی اڈے

سوال 3: گاؤں کے لوگ صبح کیا کرتے ہیں؟
(الف) کھیتوں میں کام کرتے ہیں (ب) دیر تک سوتے ہیں (ج) شہر چلے جاتے ہیں (د) کچھ نہیں کرتے

سوال 4: گاؤں کی زندگی کی سب سے اچھی بات کیا ہے؟
(الف) سادگی، محنت اور بھائی چارہ (ب) شور اور آلودگی (ج) مصروفیت (د) تنہائی

سوال 5: دیہی کا مطلب کیا ہے؟
(الف) گاؤں سے متعلق (ب) شہر سے متعلق (ج) جنگل سے متعلق (د) دریا سے متعلق

سوال 6: گاؤں کے لوگ شام کو کیا کرتے ہیں؟
(الف) مل بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں (ب) لڑتے ہیں (ج) سو جاتے ہیں (د) شہر چلے جاتے ہیں

سوال 7: گاؤں کی ہوا پانی کیسا ہوتا ہے؟
(الف) صاف اور تازہ (ب) آلودہ (ج) گندہ (د) خراب

سوال 8: سادگی کا مطلب کیا ہے؟
(الف) بناوٹ سے پاک سادہ زندگی (ب) دکھاوا (ج) فضول خرچی (د) غرور

سوال 9: گاؤں میں لوگ آپس میں کیسے رہتے ہیں؟
(الف) محبت سے (ب) نفرت سے (ج) لڑائی سے (د) دوری سے

سوال 10: اس سبق کا بنیادی پیغام کیا ہے؟
(الف) گاؤں کی سادہ زندگی قیمتی ہے (ب) گاؤں چھوڑ دینا چاہیے (ج) شہر ہی بہتر ہے (د) محنت فضول ہے

جوابات کی کلید

1۔ (الف) سادہ اور محنتی 2۔ (الف) کھیت، باغ، کنواں، مسجد 3۔ (الف) کھیتوں میں کام کرتے ہیں 4۔ (الف) سادگی، محنت اور بھائی چارہ 5۔ (الف) گاؤں سے متعلق 6۔ (الف) مل بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں 7۔ (الف) صاف اور تازہ 8۔ (الف) بناوٹ سے پاک سادہ زندگی 9۔ (الف) محبت سے 10۔ (الف) گاؤں کی سادہ زندگی قیمتی ہے

سبق 10 — بابل کے کھنڈر (نثر — تاریخی سبق)

خلاصہ

اس سبق میں قدیم شہر بابل کے کھنڈروں کا ذکر ہے۔ بابل کبھی دنیا کا عظیم شہر تھا، اس کی عمارتیں، باغات اور تہذیب مشہور تھی۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ وہ شہر کھنڈر بن گیا اور آج اس کی صرف باقیات رہ گئی ہیں۔ سبق ہمیں سکھاتا ہے کہ دنیا کی شان و شوکت عارضی ہے، عروج کے بعد زوال آتا ہے۔ جو قومیں اپنی تہذیب اور اخلاق کو بھول جاتی ہیں، وہ مٹ جاتی ہیں۔ ہمیں تاریخ سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔

مرکزی خیال

دنیا کی شان و شوکت عارضی ہے؛ بابل کے کھنڈر ہمیں عبرت دیتے ہیں کہ عروج کے بعد زوال آتا ہے اور قومیں اخلاق و تہذیب سے زندہ رہتی ہیں۔

اہم الفاظ اور معانی

کھنڈر — تباہ شدہ عمارتوں کی باقیات • **تہذیب** — کسی قوم کی ثقافت اور رہن سہن • **عروج** — بلندی، ترقی کی انتہا • **زوال** — پستی، ختم ہونا • **عبرت** — سبق، نصیحت

سبق 10 – بابل کے کھنڈر (جاری)

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: بابل کیسا شہر تھا؟

جواب: بابل کبھی دنیا کا عظیم شہر تھا، اس کی عمارتیں، باغات اور تہذیب مشہور تھی۔

سوال 2: آج بابل کی کیا حالت ہے؟

جواب: آج بابل کھنڈر بن چکا ہے اور اس کی صرف باقیات رہ گئی ہیں۔

سوال 3: سبق سے ہمیں کیا عبرت ملتی ہے؟

جواب: سبق سے عبرت ملتی ہے کہ دنیا کی شان و شوکت عارضی ہے اور عروج کے بعد زوال آتا ہے۔

سوال 4: قومیں کیوں مٹ جاتی ہیں؟

جواب: جو قومیں اپنی تہذیب اور اخلاق کو بھول جاتی ہیں، وہ مٹ جاتی ہیں۔

سوال 5: تاریخ کا مطالعہ کیوں ضروری ہے؟

جواب: تاریخ کے مطالعے سے ہم گزشتہ قوموں کے انجام سے سبق حاصل کرتے ہیں۔

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: بابل کے کھنڈر سبق کا خلاصہ لکھیں۔

اس سبق میں قدیم شہر بابل کے کھنڈروں کا ذکر ہے۔ بابل کبھی دنیا کا عظیم شہر تھا، اس کی عمارتیں، باغات اور تہذیب مشہور تھی۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ وہ شہر کھنڈر بن گیا اور آج اس کی صرف باقیات رہ گئی ہیں۔ سبق ہمیں سکھاتا ہے کہ دنیا کی شان و شوکت عارضی ہے، عروج کے بعد زوال آتا ہے۔ جو قومیں اپنی تہذیب اور اخلاق کو بھول جاتی ہیں، وہ مٹ جاتی ہیں۔ ہمیں تاریخ سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔

سوال 2: تاریخ سے عبرت حاصل کرنا کیوں ضروری ہے؟

تاریخ سے عبرت اس لیے ضروری ہے کہ گزشتہ قوموں کے عروج و زوال سے ہم سیکھتے ہیں کہ کامیابی صرف دولت یا طاقت سے نہیں بلکہ اخلاق، علم اور اتحاد سے ملتی ہے۔ بابل کی مثال بتاتی ہے کہ بڑی سے بڑی تہذیب بھی جب اپنی اقدار بھول جائے تو مٹ جاتی ہے۔ جو قوم تاریخ سے سبق سیکھتی ہے، وہ اپنی غلطیاں نہیں دہراتی۔

سبق 10 — بابل کے کھنڈر (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: بابل کیسا شہر تھا؟
(الف) چھوٹا سا گاؤں (ب) دنیا کا عظیم شہر (ج) ایک جنگل (د) ایک دریا

سوال 2: آج بابل کی کیا حالت ہے؟
(الف) عظیم شہر ہے (ب) کھنڈر بن چکا ہے (ج) دارالحکومت ہے (د) بندرگاہ ہے

سوال 3: کھنڈر کا مطلب کیا ہے؟
(الف) تباہ شدہ عمارتوں کی باقیات (ب) نئی عمارت (ج) باغ (د) محل

سوال 4: عروج کا مطلب کیا ہے؟
(الف) پستی (ب) بلندی اور ترقی کی انتہا (ج) خاموشی (د) اندھیرا

سوال 5: زوال کا مطلب کیا ہے؟
(الف) ترقی (ب) پستی اور ختم ہونا (ج) خوشی (د) روشنی

سوال 6: قومیں کیوں مٹ جاتی ہیں؟
(الف) اپنی تہذیب اور اخلاق بھول جانے سے (ب) دولت زیادہ ہونے سے (ج) علم زیادہ ہونے سے (د) آبادی زیادہ ہونے سے

سوال 7: دنیا کی شان و شوکت کیسی ہے؟
(الف) ہمیشہ رہنے والی (ب) عارضی (ج) بے معنی (د) لازمی

سوال 8: عبرت کا مطلب کیا ہے؟
(الف) سبق اور نصیحت (ب) خوشی (ج) کھیل (د) سفر

سوال 9: تہذیب کا مطلب کیا ہے؟
(الف) کسی قوم کی ثقافت اور رہن سہن (ب) جنگ کا طریقہ (ج) تجارت کا طریقہ (د) کھیل کا طریقہ

سوال 10: اس سبق کا بنیادی پیغام کیا ہے؟
(الف) تاریخ سے عبرت حاصل کرنا (ب) تاریخ کو بھول جانا (ج) صرف دولت جمع کرنا (د) ماضی سے نفرت کرنا

جوابات کی کلید

1۔ (ب) دنیا کا عظیم شہر 2۔ (ب) کھنڈر بن چکا ہے 3۔ (الف) تباہ شدہ عمارتوں کی باقیات 4۔ (ب) بلندی اور ترقی کی انتہا 5۔ (ب) پستی اور ختم ہونا 6۔ (الف) اپنی تہذیب اور اخلاق بھول جانے سے 7۔ (ب) عارضی 8۔ (الف) سبق اور نصیحت 9۔ (الف) کسی قوم کی ثقافت اور رہن سہن 10۔ (الف) تاریخ سے عبرت حاصل کرنا

سبق 11 — اولڈ ایج ہوم (شر — معاشرتی مسئلہ)

خلاصہ

اس سبق میں بزرگوں کی دیکھ بھال اور اولڈ ایج ہوم کا مسئلہ بیان کیا گیا ہے۔ اولڈ ایج ہوم وہ جگہ ہے جہاں بے سہارا بزرگ رہتے ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ بعض اولادیں اپنے بوڑھے والدین کو گھر سے نکال دیتی ہیں اور وہ اولڈ ایج ہوم میں رہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ سبق کا پیغام یہ ہے کہ والدین کی خدمت اولاد کا فرض ہے، بزرگوں کا احترام کرنا چاہیے اور انہیں تنہا نہیں چھوڑنا چاہیے۔ جو شخص اپنے والدین کی خدمت کرتا ہے، وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہوتا ہے۔

مرکزی خیال

والدین کی خدمت اولاد کا فرض ہے؛ بزرگوں کو تنہا چھوڑنا ظلم ہے اور ان کا احترام و خدمت ہی اصل نیکی ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

اولڈ ایج ہوم — بزرگوں کے رہنے کی جگہ، دارالمسنّین • **بے سہارا** — جس کا کوئی سہارا نہ ہو • **احترام** — عزت کرنا • **خدمت** — دیکھ بھال اور مدد کرنا • **تنہائی** — اکیلا پن

سبق 11 — اولڈ ایج ہوم (جاری)

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: اولڈ ایج ہوم کسے کہتے ہیں؟

جواب: اولڈ ایج ہوم وہ جگہ ہے جہاں بے سہارا بزرگ رہتے ہیں۔

سوال 2: بزرگ اولڈ ایج ہوم میں کیوں رہنے پر مجبور ہوتے ہیں؟

جواب: بعض اولادیں اپنے بوڑھے والدین کو گھر سے نکال دیتی ہیں، اس لیے وہ وہاں رہنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

سوال 3: والدین کی خدمت کرنا کس کا فرض ہے؟

جواب: والدین کی خدمت کرنا اولاد کا فرض ہے۔

سوال 4: بزرگوں کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے؟

جواب: بزرگوں کا احترام کرنا چاہیے، ان کی خدمت کرنی چاہیے اور انہیں تنہا نہیں چھوڑنا چاہیے۔

سوال 5: اس سبق کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

جواب: سبق کا پیغام یہ ہے کہ والدین اور بزرگوں کی خدمت کریں اور انہیں تنہا نہ چھوڑیں۔

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: اولڈ ایج ہوم سبق کا خلاصہ لکھیں۔

اس سبق میں بزرگوں کی دیکھ بھال اور اولڈ ایج ہوم کا مسئلہ بیان کیا گیا ہے۔ اولڈ ایج ہوم وہ جگہ ہے جہاں بے سہارا بزرگ رہتے ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ بعض اولادیں اپنے بوڑھے والدین کو گھر سے نکال دیتی ہیں اور وہ اولڈ ایج ہوم میں رہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ سبق کا پیغام یہ ہے کہ والدین کی خدمت اولاد کا فرض ہے، بزرگوں کا احترام کرنا چاہیے اور انہیں تنہا نہیں چھوڑنا چاہیے۔ جو شخص اپنے والدین کی خدمت کرتا ہے، وہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہوتا ہے۔

سوال 2: والدین کی خدمت کیوں ضروری ہے؟

والدین کی خدمت اس لیے ضروری ہے کہ انہوں نے ہمارے لیے اپنی زندگی قربان کی، ہمیں پالا پوسا اور پڑھایا لکھایا۔ جب وہ بوڑھے ہو جائیں تو ان کی دیکھ بھال کرنا اولاد کا فرض بن جاتا ہے۔ جو شخص اپنے والدین کی خدمت کرتا ہے، اللہ اس سے راضی ہوتا ہے اور اسے دنیا و آخرت میں کامیابی ملتی ہے۔ والدین کو تنہا چھوڑنا بڑا ظلم اور ناشکری ہے۔

سبق 11 – اولڈ ایج ہوم (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: اولڈ ایج ہوم کیا ہے؟
(الف) بچوں کا اسکول (ب) بزرگوں کے رہنے کی جگہ (ج) ہسپتال (د) کھیل کا میدان

سوال 2: بزرگ وہاں کیوں رہتے ہیں؟
(الف) خوشی سے (ب) بے سہارا ہونے کی وجہ سے (ج) سیر کے لیے (د) تعلیم کے لیے

سوال 3: والدین کی خدمت کس کا فرض ہے؟
(الف) حکومت کا (ب) اولاد کا (ج) پڑوسیوں کا (د) دوستوں کا

سوال 4: بزرگوں کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے؟
(الف) احترام اور خدمت کا (ب) سختی کا (ج) نظر انداز کرنے کا (د) نفرت کا

سوال 5: بے سہارا کا مطلب کیا ہے؟
(الف) جس کا کوئی سہارا نہ ہو (ب) جس کے پاس دولت ہو (ج) جس کے پاس گھر ہو (د) جس کے پاس دوست ہوں

سوال 6: والدین کو تنہا چھوڑنا کیسا عمل ہے؟
(الف) اچھا عمل (ب) ظلم اور ناشکری (ج) ضروری عمل (د) عام بات

سوال 7: احترام کا مطلب کیا ہے؟
(الف) عزت کرنا (ب) نفرت کرنا (ج) مذاق اڑانا (د) نظر انداز کرنا

سوال 8: والدین کی خدمت کرنے والے کو کیا ملتا ہے؟
(الف) دنیا و آخرت میں کامیابی (ب) نقصان (ج) رسوائی (د) تکلیف

سوال 9: تنہائی کا مطلب کیا ہے؟
(الف) اکیلا پن (ب) محفل (ج) خوشی (د) شور

سوال 10: اس سبق کا بنیادی پیغام کیا ہے؟
(الف) بزرگوں کی خدمت اور احترام (ب) بزرگوں کو نظر انداز کرنا (ج) اولڈ ایج ہوم بنانا (د) گھر سے دور رہنا

جوابات کی کلید

1۔ (ب) بزرگوں کے رہنے کی جگہ 2۔ (ب) بے سہارا ہونے کی وجہ سے 3۔ (ب) اولاد کا 4۔ (الف) احترام اور خدمت کا 5۔ (الف) جس کا کوئی سہارا نہ ہو 6۔ (ب) ظلم اور ناشکری 7۔ (الف) عزت کرنا 8۔ (الف) دنیا و آخرت میں کامیابی 9۔ (الف) اکیلا پن 10۔ (الف) بزرگوں کی خدمت اور احترام

سبق 12 — کچھ ذریعہ تعلیم کے بارے میں (نثر — تعلیمی سبق)

خلاصہ

اس سبق میں تعلیم حاصل کرنے کے ذرائع بیان کیے گئے ہیں۔ تعلیم صرف کتابوں سے نہیں ملتی بلکہ استاد، مشاہدہ، تجربہ اور گفتگو بھی تعلیم کے ذرائع ہیں۔ کتاب علم کا خزانہ ہے، استاد رہنمائی کرتا ہے، فطرت کا مشاہدہ عقل کو کھولتا ہے اور اچھے لوگوں کی صحبت انسان کو بہت کچھ سکھاتی ہے۔ سبق کا پیغام یہ ہے کہ علم حاصل کرنے کے لیے ہر ذریعے کو استعمال کرنا چاہیے اور سیکھنے کا شوق کبھی ختم نہیں ہونا چاہیے۔

مرکزی خیال

تعلیم کے ذرائع کتاب، استاد، مشاہدہ، تجربہ اور اچھی صحبت ہیں؛ سیکھنے کا شوق ہی اصل تعلیم ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

ذریعہ — وسیلہ، راستہ • **مشاہدہ** — غور سے دیکھنا اور سمجھنا • **تجربہ** — عمل سے حاصل شدہ علم • **صحبت** — ساتھ اور میل جول • **خزانہ** — قیمتی ذخیرہ

سبق 12 — کچھ ذریعہ تعلیم کے بارے میں (جاری)

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: تعلیم کے ذرائع کون سے ہیں؟

جواب: کتاب، استاد، مشاہدہ، تجربہ اور اچھے لوگوں کی صحبت تعلیم کے ذرائع ہیں۔

سوال 2: کتاب کو علم کا خزانہ کیوں کہا گیا ہے؟

جواب: کیونکہ کتاب میں علم کا قیمتی ذخیرہ ہوتا ہے جو ہر وقت دستیاب رہتا ہے۔

سوال 3: استاد تعلیم میں کیا کردار ادا کرتا ہے؟

جواب: استاد رہنمائی کرتا ہے، مشکل باتیں آسان کرتا ہے اور طلبہ کی تربیت کرتا ہے۔

سوال 4: مشاہدے سے کیا سیکھا جاتا ہے؟

جواب: فطرت کا مشاہدہ عقل کو کھولتا ہے اور انسان بہت سی باتیں خود سیکھتا ہے۔

سوال 5: اس سبق کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

جواب: سبق کا پیغام یہ ہے کہ علم حاصل کرنے کے لیے ہر ذریعے کو استعمال کریں اور سیکھنے کا شوق رکھیں۔

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: کچھ ذریعہ تعلیم کے بارے میں سبق کا خلاصہ لکھیں۔

اس سبق میں تعلیم حاصل کرنے کے ذرائع بیان کیے گئے ہیں۔ تعلیم صرف کتابوں سے نہیں ملتی بلکہ استاد، مشاہدہ، تجربہ اور گفتگو بھی تعلیم کے ذرائع ہیں۔ کتاب علم کا خزانہ ہے، استاد رہنمائی کرتا ہے، فطرت کا مشاہدہ عقل کو کھولتا ہے اور اچھے لوگوں کی صحبت انسان کو بہت کچھ سکھاتی ہے۔ سبق کا پیغام یہ ہے کہ علم حاصل کرنے کے لیے ہر ذریعے کو استعمال کرنا چاہیے اور سیکھنے کا شوق کبھی ختم نہیں ہونا چاہیے۔

سوال 2: اچھے لوگوں کی صحبت تعلیم کا ذریعہ کیسے ہے؟

اچھے لوگوں کی صحبت سے انسان اچھے اخلاق، اچھی باتیں اور زندگی کے تجربے سیکھتا ہے۔ اچھا دوست اور اچھا استاد انسان کی سوچ بدل دیتا ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ انسان اپنے دوستوں سے پہچانا جاتا ہے۔ بری صحبت انسان کو بگاڑتی ہے اور اچھی صحبت اسے سنوارتی ہے۔

سبق 12 — کچھ ذریعہ تعلیم کے بارے میں (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: تعلیم کا سب سے اہم ذریعہ کیا ہے؟
(الف) صرف اسکول (ب) کتاب، استاد، مشاہدہ اور صحبت (ج) صرف ٹی وی (د) صرف کھیل

سوال 2: کتاب کو کیا کہا گیا ہے؟
(الف) علم کا خزانہ (ب) کاغذ کا ڈھیر (ج) بوجھ (د) کھلونا

سوال 3: استاد کا کیا کردار ہے؟
(الف) رہنمائی کرنا (ب) سزا دینا (ج) نظر انداز کرنا (د) کچھ نہیں

سوال 4: مشاہدہ کا مطلب کیا ہے؟
(الف) غور سے دیکھنا اور سمجھنا (ب) سونا (ج) کھیلنا (د) بھول جانا

سوال 5: تجربہ سے کیا مراد ہے؟
(الف) عمل سے حاصل شدہ علم (ب) کتابی بات (ج) سنی سنائی بات (د) خواب

سوال 6: صحبت کا مطلب کیا ہے؟
(الف) ساتھ اور میل جول (ب) تنہائی (ج) لڑائی (د) دوری

سوال 7: سیکھنے کا شوق کیسا ہونا چاہیے؟
(الف) کبھی ختم نہ ہونے والا (ب) عارضی (ج) بے معنی (د) فضول

سوال 8: ذریعہ کا مطلب کیا ہے؟
(الف) وسیلہ اور راستہ (ب) رکاوٹ (ج) مشکل (د) سزا

سوال 9: فطرت کا مشاہدہ کیا کرتا ہے؟
(الف) عقل کو کھولتا ہے (ب) عقل کو بند کرتا ہے (ج) نیند لاتا ہے (د) تھکاوٹ دیتا ہے

سوال 10: اس سبق کا بنیادی پیغام کیا ہے؟
(الف) ہر ذریعے سے علم حاصل کرنا (ب) صرف کتاب پڑھنا (ج) استاد سے دور رہنا (د) سیکھنا چھوڑ دینا

جوابات کی کلید

1۔ (ب) کتاب، استاد، مشاہدہ اور صحبت 2۔ (الف) علم کا خزانہ 3۔ (الف) رہنمائی کرنا 4۔ (الف) غور سے دیکھنا اور سمجھنا 5۔ (الف) عمل سے حاصل شدہ علم 6۔ (الف) ساتھ اور میل جول 7۔ (الف) کبھی ختم نہ ہونے والا 8۔ (الف) وسیلہ اور راستہ 9۔ (الف) عقل کو کھولتا ہے 10۔ (الف) ہر ذریعے سے علم حاصل کرنا

سبق 13 — آدمی نامہ (نظم — نذیر اکبر آبادی)

خلاصہ

یہ نظم نذیر اکبر آبادی کی مشہور نظم ہے جس میں انسان کی حالت اور دنیا کی بے ثباتی کا ذکر ہے۔ شاعر بتاتا ہے کہ دنیا میں ہر آدمی اپنی اپنی حالت میں ہے، کوئی خوش ہے تو کوئی غمگین، کوئی امیر ہے تو کوئی غریب۔ لیکن موت سب کے لیے برابر ہے اور دنیا کی شان و شوکت عارضی ہے۔ نظم کا پیغام یہ ہے کہ انسان کو غرور نہیں کرنا چاہیے، سب کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا چاہیے اور آخرت کی تیاری کرنی چاہیے۔

مرکزی خیال

دنیا کی حالت بدلتی رہتی ہے اور موت سب کے لیے برابر ہے؛ انسان کو غرور چھوڑ کر حسنِ سلوک اور آخرت کی تیاری کرنی چاہیے۔

اہم الفاظ اور معانی

آدمی نامہ — انسان کے بارے میں نظم • **بے ثباتی** — عدم استحکام، بدلتی حالت • **غرور** — تکبر، اپنے آپ کو بڑا سمجھنا • **حسنِ سلوک** — اچھا برتاؤ • **عارضی** — کچھ وقت کے لیے، مستقل نہیں

سبق 13 — آدمی نامہ (جاری)

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: آدمی نامہ کس شاعر کی نظم ہے؟

جواب: آدمی نامہ نذیر اکبر آبادی کی مشہور نظم ہے۔

سوال 2: نظم میں انسان کی کیسی حالت بیان کی گئی ہے؟

جواب: نظم میں بتایا گیا ہے کہ ہر آدمی اپنی اپنی حالت میں ہے، کوئی خوش ہے تو کوئی غمگین، کوئی امیر ہے تو کوئی غریب۔

سوال 3: موت کے بارے میں شاعر کیا کہتا ہے؟

جواب: شاعر کہتا ہے کہ موت سب کے لیے برابر ہے، امیر و غریب سب کو ایک دن جانا ہے۔

سوال 4: انسان کو غرور کیوں نہیں کرنا چاہیے؟

جواب: کیونکہ دنیا کی شان و شوکت عارضی ہے اور موت سب کے لیے برابر ہے۔

سوال 5: نظم کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

جواب: نظم کا پیغام یہ ہے کہ غرور چھوڑیں، سب کے ساتھ حسنِ سلوک کریں اور آخرت کی تیاری کریں۔

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: آدمی نامہ نظم کا خلاصہ لکھیں۔

یہ نظم نذیر اکبر آبادی کی مشہور نظم ہے جس میں انسان کی حالت اور دنیا کی بے ثباتی کا ذکر ہے۔ شاعر بتاتا ہے کہ دنیا میں ہر آدمی اپنی اپنی حالت میں ہے، کوئی خوش ہے تو کوئی غمگین، کوئی امیر ہے تو کوئی غریب۔ لیکن موت سب کے لیے برابر ہے اور دنیا کی شان و شوکت عارضی ہے۔ نظم کا پیغام یہ ہے کہ انسان کو غرور نہیں کرنا چاہیے، سب کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا چاہیے اور آخرت کی تیاری کرنی چاہیے۔

سوال 2: آدمی نامہ کے مرکزی خیال کی وضاحت کریں۔

آدمی نامہ کا مرکزی خیال دنیا کی بے ثباتی اور انسان کی عاجزی ہے۔ شاعر بتاتا ہے کہ دنیا میں امیری غریبی، خوشی غمی سب بدلتے رہتے ہیں اور کوئی حالت مستقل نہیں۔ موت سب کو برابر کر دیتی ہے۔ اس لیے انسان کو اپنی دولت یا عہدے پر غرور نہیں کرنا چاہیے بلکہ سب کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے اور اپنی آخرت کی فکر کرنی چاہیے۔

سبق 13 — آدمی نامہ (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: آدمی نامہ کس کی نظم ہے؟
(الف) میر تقی میر کی (ب) نذیر اکبر آبادی کی (ج) غالب کی (د) اقبال کی

سوال 2: نظم کا موضوع کیا ہے؟
(الف) انسان کی حالت اور دنیا کی بے ثباتی (ب) محبت کی کہانی (ج) جنگ کی کہانی (د) فطرت کی خوبصورتی

سوال 3: موت کس کے لیے برابر ہے؟
(الف) صرف غریبوں کے لیے (ب) سب کے لیے (ج) صرف امیروں کے لیے (د) صرف بادشاہوں کے لیے

سوال 4: دنیا کی شان و شوکت کیسی ہے؟
(الف) ہمیشہ رہنے والی (ب) عارضی (ج) بے معنی (د) لازمی

سوال 5: انسان کو غرور کیوں نہیں کرنا چاہیے؟
(الف) کیونکہ موت سب کے لیے برابر ہے (ب) کیونکہ غرور اچھی بات ہے (ج) کیونکہ دولت ہمیشہ رہتی ہے (د) کیونکہ کوئی نہیں دیکھتا

سوال 6: بے ثباتی کا مطلب کیا ہے؟
(الف) عدم استحکام اور بدلتی حالت (ب) استحکام (ج) خوشی (د) امن

سوال 7: حسنِ سلوک کا مطلب کیا ہے؟
(الف) اچھا برتاؤ (ب) برا برتاؤ (ج) سختی (د) لاپروائی

سوال 8: نظم ہمیں کس چیز کی تیاری کا کہتی ہے؟
(الف) دنیا کی (ب) آخرت کی (ج) جنگ کی (د) سفر کی

سوال 9: نذیر اکبر آبادی کس دور کے شاعر ہیں؟
(الف) عوامی شاعر، سادہ زبان کے شاعر (ب) درباری شاعر (ج) جدید شاعر (د) صوفی شاعر

سوال 10: اس نظم کا بنیادی پیغام کیا ہے؟
(الف) غرور چھوڑ کر حسنِ سلوک کرنا (ب) دولت جمع کرنا (ج) شہرت حاصل کرنا (د) دنیا سے نفرت کرنا

جوابات کی کلید

1۔ (ب) نذیر اکبر آبادی کی 2۔ (الف) انسان کی حالت اور دنیا کی بے ثباتی 3۔ (ب) سب کے لیے 4۔ (ب) عارضی 5۔ (الف) کیونکہ موت سب کے لیے برابر ہے 6۔ (الف) عدم استحکام اور بدلتی حالت 7۔ (الف) اچھا برتاؤ 8۔ (ب) آخرت کی 9۔ (الف) عوامی شاعر، سادہ زبان کے شاعر 10۔ (الف) غرور چھوڑ کر حسنِ سلوک کرنا

سبق 14 — نمودِ صبح (نظم — صبح کا منظر)

خلاصہ

اس نظم میں صبح کے نمودار ہونے کا خوبصورت منظر بیان کیا گیا ہے۔ رات کا اندھیرا ختم ہوتا ہے اور صبح کی روشنی ہر طرف پھیل جاتی ہے۔ پرندے جاگتے ہیں، پھول کھلتے ہیں اور ساری فطرت میں نئی زندگی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ صبح کی آمد انسان کو امید دلاتی ہے کہ ہر اندھیری رات کے بعد اجالا ضرور آتا ہے۔ نظم کا پیغام یہ ہے کہ مایوسی کو چھوڑ کر امید رکھنی چاہیے اور ہر نئی صبح کو نئے عزم کے ساتھ شروع کرنا چاہیے۔

مرکزی خیال

ہر اندھیری رات کے بعد صبح ضرور آتی ہے؛ نمودِ صبح امید، نئی زندگی اور نئے عزم کی علامت ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

نمود — ظاہر ہونا، نمودار ہونا • **اجالا** — روشنی • **مایوسی** — امید کا ختم ہو جانا • **عزم** — پکا ارادہ • **لہر** — موج، حرکت

سبق 14 – نمودِ صبح (جاری)

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: نمودِ صبح کا مطلب کیا ہے؟

جواب: نمودِ صبح کا مطلب ہے صبح کا ظاہر ہونا، طلوع ہونا۔

سوال 2: صبح کے وقت فطرت میں کیا تبدیلی آتی ہے؟

جواب: رات کا اندھیرا ختم ہوتا ہے، روشنی پھیلتی ہے، پرندے جاگتے ہیں اور پھول کھلتے ہیں۔

سوال 3: صبح انسان کو کیا سکھاتی ہے؟

جواب: صبح انسان کو امید دلاتی ہے کہ ہر اندھیری رات کے بعد اجالا ضرور آتا ہے۔

سوال 4: مایوسی کے بارے میں نظم کیا کہتی ہے؟

جواب: نظم کہتی ہے کہ مایوسی کو چھوڑ کر امید رکھنی چاہیے۔

سوال 5: نظم کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

جواب: نظم کا پیغام یہ ہے کہ ہر نئی صبح کو نئے عزم کے ساتھ شروع کرنا چاہیے۔

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: نمودِ صبح نظم کا خلاصہ لکھیں۔

اس نظم میں صبح کے نمودار ہونے کا خوبصورت منظر بیان کیا گیا ہے۔ رات کا اندھیرا ختم ہوتا ہے اور صبح کی روشنی ہر طرف پھیل جاتی ہے۔ پرندے جاگتے ہیں، پھول کھلتے ہیں اور ساری فطرت میں نئی زندگی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ صبح کی آمد انسان کو امید دلاتی ہے کہ ہر اندھیری رات کے بعد اجالا ضرور آتا ہے۔ نظم کا پیغام یہ ہے کہ مایوسی کو چھوڑ کر امید رکھنی چاہیے اور ہر نئی صبح کو نئے عزم کے ساتھ شروع کرنا چاہیے۔

سوال 2: نمودِ صبح کے مرکزی خیال کی وضاحت کریں۔

نمودِ صبح کا مرکزی خیال امید اور نئی زندگی ہے۔ شاعر صبح کے منظر سے یہ سبق دیتا ہے کہ زندگی میں مشکلات اور اندھیرے عارضی ہوتے ہیں، ان کے بعد روشنی اور کامیابی ضرور آتی ہے۔ جو شخص مایوس ہو کر بیٹھ جائے، وہ کچھ حاصل نہیں کرتا، لیکن جو ہر صبح نئے عزم کے ساتھ اٹھتا ہے، وہ کامیاب ہوتا ہے۔

سبق 14 — نمودِ صبح (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: نمود کا مطلب کیا ہے؟
(الف) ظاہر ہونا (ب) چھپ جانا (ج) سونا (د) رونا

سوال 2: صبح کے وقت کیا ہوتا ہے؟
(الف) اندھیرا بڑھتا ہے (ب) روشنی پھیلتی ہے اور پرندے جاگتے ہیں (ج) سب سو جاتے ہیں (د) بارش ہوتی ہے

سوال 3: صبح کی آمد کس کی علامت ہے؟
(الف) مایوسی کی (ب) امید اور نئی زندگی کی (ج) تھکاوٹ کی (د) اندھیرے کی

سوال 4: ہر اندھیری رات کے بعد کیا آتا ہے؟
(الف) اور اندھیرا (ب) اجالا (ج) طوفان (د) خاموشی

سوال 5: عزم کا مطلب کیا ہے؟
(الف) پکا ارادہ (ب) کمزوری (ج) ڈر (د) سستی

سوال 6: مایوسی چھوڑنے سے کیا ملتا ہے؟
(الف) ناکامی (ب) امید اور کامیابی (ج) تھکاوٹ (د) پریشانی

سوال 7: صبح کے وقت پھولوں کی کیا حالت ہوتی ہے؟
(الف) مرجھا جاتے ہیں (ب) کھلتے ہیں (ج) گر جاتے ہیں (د) سوکھ جاتے ہیں

سوال 8: نظم میں فطرت کا کیا کردار ہے؟
(الف) فطرت نئی زندگی اور امید کی علامت ہے (ب) فطرت بے معنی ہے (ج) فطرت ڈراتی ہے (د) فطرت خاموش ہے

سوال 9: اجالا کا مطلب کیا ہے؟
(الف) روشنی (ب) اندھیرا (ج) بارش (د) ہوا

سوال 10: اس نظم کا بنیادی پیغام کیا ہے؟
(الف) امید رکھنا اور نئے عزم سے دن شروع کرنا (ب) مایوس ہو جانا (ج) سونا (د) اندھیرے سے ڈرنا

جوابات کی کلید

1۔ (الف) ظاہر ہونا 2۔ (ب) روشنی پھیلتی ہے اور پرندے جاگتے ہیں 3۔ (ب) امید اور نئی زندگی کی 4۔ (ب) اجالا 5۔ (الف) پکا ارادہ 6۔ (ب) امید اور کامیابی 7۔ (ب) کھلتے ہیں 8۔ (الف) فطرت نئی زندگی اور امید کی علامت ہے 9۔ (الف) روشنی 10۔ (الف) امید رکھنا اور نئے عزم سے دن شروع کرنا

سبق 15 — خطاب بہ جوانانِ اسلام (نظم — علامہ اقبال)

خلاصہ

یہ نظم علامہ اقبال کی ہے جس میں انہوں نے مسلمان نوجوانوں کو خطاب کیا ہے۔ اقبال نوجوانوں کو بیدار کرتے ہیں کہ وہ اپنی تاریخ اور اپنی عظمت کو پہچانیں، علم حاصل کریں، محنت کریں اور اپنی خودی کو بیدار کریں۔ نوجوان قوم کا مستقبل ہوتے ہیں، اگر وہ بیدار ہو جائیں تو قوم ترقی کر سکتی ہے۔ نظم کا پیغام یہ ہے کہ نوجوان سستی اور مایوسی چھوڑ کر عمل، کردار اور ایمان کے ساتھ آگے بڑھیں۔

مرکزی خیال

مسلمان نوجوان قوم کا مستقبل ہیں؛ خودی، علم، عمل اور ایمان سے بیدار ہو کر ہی قوم ترقی کر سکتی ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

خطاب — کسی کو مخاطب کر کے کہنا • **جوانان** — نوجوان • **خودی** — اپنی پہچان، خود اعتمادی • **بیدار** — جاگا ہوا، ہوشیار • **عظمت** — بزرگی، شان

سبق 15 — خطاب بہ جوانانِ اسلام (جاری)

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: یہ نظم کس شاعر کی ہے؟

جواب: یہ نظم علامہ اقبال کی ہے۔

سوال 2: اقبال نوجوانوں کو کیا پیغام دیتے ہیں؟

جواب: اقبال نوجوانوں کو بیدار ہونے، علم حاصل کرنے، محنت کرنے اور خودی کو بیدار کرنے کا پیغام دیتے ہیں۔

سوال 3: نوجوان قوم کے لیے کیوں اہم ہیں؟

جواب: کیونکہ نوجوان قوم کا مستقبل ہوتے ہیں، اگر وہ بیدار ہو جائیں تو قوم ترقی کر سکتی ہے۔

سوال 4: خودی کا کیا مطلب ہے؟

جواب: خودی کا مطلب اپنی پہچان اور خود اعتمادی ہے۔

سوال 5: نظم کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

جواب: نظم کا پیغام یہ ہے کہ نوجوان سستی اور مایوسی چھوڑ کر عمل، کردار اور ایمان کے ساتھ آگے بڑھیں۔

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: خطاب بہ جوانانِ اسلام نظم کا خلاصہ لکھیں۔

یہ نظم علامہ اقبال کی ہے جس میں انہوں نے مسلمان نوجوانوں کو خطاب کیا ہے۔ اقبال نوجوانوں کو بیدار کرتے ہیں کہ وہ اپنی تاریخ اور اپنی عظمت کو پہچانیں، علم حاصل کریں، محنت کریں اور اپنی خودی کو بیدار کریں۔ نوجوان قوم کا مستقبل ہوتے ہیں، اگر وہ بیدار ہو جائیں تو قوم ترقی کر سکتی ہے۔ نظم کا پیغام یہ ہے کہ نوجوان سستی اور مایوسی چھوڑ کر عمل، کردار اور ایمان کے ساتھ آگے بڑھیں۔

سوال 2: اقبال کے نزدیک نوجوان کیسا ہونا چاہیے؟

اقبال کے نزدیک نوجوان بیدار، باکردار، علم والا اور خودی سے سرشار ہونا چاہیے۔ وہ اپنی تاریخ پر فخر کرے، محنت کرے اور قوم کی خدمت کرے۔ سست اور مایوس نوجوان قوم کا مستقبل نہیں سنوار سکتا۔ اقبال چاہتے ہیں کہ نوجوان ایمان کی طاقت سے اپنے مقصد کو پہچانے اور عمل کی راہ پر چلے۔

سبق 15 — خطاب بہ جوانانِ اسلام (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: خطاب بہ جوانانِ اسلام کس کی نظم ہے؟
(الف) غالب کی (ب) علامہ اقبال کی (ج) نذیر اکبر آبادی کی (د) میر کی

سوال 2: اقبال نوجوانوں کو کیا کہتے ہیں؟
(الف) سوتے رہو (ب) بیدار ہو کر علم اور عمل اپناؤ (ج) دنیا سے دور رہو (د) مایوس ہو جاؤ

سوال 3: نوجوان قوم کے لیے کیا ہیں؟
(الف) بوجھ (ب) مستقبل (ج) مسئلہ (د) کچھ نہیں

سوال 4: خودی کا مطلب کیا ہے؟
(الف) اپنی پہچان اور خود اعتمادی (ب) غرور (ج) خود غرضی (د) تنہائی

سوال 5: اقبال کے نزدیک ترقی کیسے ملتی ہے؟
(الف) سستی سے (ب) علم، عمل اور ایمان سے (ج) دولت سے (د) شہرت سے

سوال 6: بیدار کا مطلب کیا ہے؟
(الف) جاگا ہوا اور ہوشیار (ب) سویا ہوا (ج) غافل (د) بے خبر

سوال 7: عظمت کا مطلب کیا ہے؟
(الف) بزرگی اور شان (ب) چھوٹا پن (ج) کمزوری (د) غربت

سوال 8: نوجوان کو کیا چھوڑنا چاہیے؟
(الف) سستی اور مایوسی (ب) علم اور عمل (ج) ایمان اور کردار (د) محنت

سوال 9: خطاب کا مطلب کیا ہے؟
(الف) کسی کو مخاطب کر کے کہنا (ب) خاموش رہنا (ج) خط لکھنا (د) سفر کرنا

سوال 10: اس نظم کا بنیادی پیغام کیا ہے؟
(الف) نوجوان بیدار ہو کر قوم کی خدمت کریں (ب) نوجوان آرام کریں (ج) نوجوان مایوس رہیں (د) نوجوان سست رہیں

جوابات کی کلید

1۔ (ب) علامہ اقبال کی 2۔ (ب) بیدار ہو کر علم اور عمل اپناؤ 3۔ (ب) مستقبل 4۔ (الف) اپنی پہچان اور خود اعتمادی 5۔ (ب) علم، عمل اور ایمان سے 6۔ (الف) جاگا ہوا اور ہوشیار 7۔ (الف) بزرگی اور شان 8۔ (الف) سستی اور مایوسی 9۔ (الف) کسی کو مخاطب کر کے کہنا 10۔ (الف) نوجوان بیدار ہو کر قوم کی خدمت کریں

سبق 16 — وغیرہ (نظم — طنز و مزاح)

خلاصہ

اس نظم میں معاشرے کے عام رویوں پر طنز کیا گیا ہے۔ شاعر بتاتا ہے کہ لوگ بات بات پر وغیرہ وغیرہ کہہ کر اصل بات سے بچ نکلتے ہیں۔ یہ نظم ہمیں سکھاتی ہے کہ بات کو صاف اور مکمل کہنا چاہیے، آدھی بات اور اشاروں سے مطلب واضح نہیں ہوتا۔ طنز و مزاح کے انداز میں شاعر نے ہماری گفتگو کی کمزوری کو اجاگر کیا ہے۔ نظم کا پیغام یہ ہے کہ گفتگو میں وضاحت، سچائی اور مکمل بات کہنا ضروری ہے۔

مرکزی خیال

بات کو صاف، مکمل اور واضح کہنا چاہیے؛ آدھی بات اور ٹال مٹول سے مطلب واضح نہیں ہوتا اور گفتگو بے معنی ہو جاتی ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

وغیرہ — اور اسی طرح، باقی باتیں • **طنز** — ہنسی مذاق میں تنقید • **مزاح** — ہنسی اور دلچسپی کی بات • **وضاحت** — صاف اور کھلا بیان • **ٹال مٹول** — بات کو ٹالنا، اصل بات سے بچنا

سبق 16 — وغیرہ (جاری)

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: اس نظم کا موضوع کیا ہے؟

جواب: نظم کا موضوع معاشرے کے عام رویوں پر طنز ہے، خاص طور پر آدھی بات کہنے کی عادت۔

سوال 2: لوگ وغیرہ کہہ کر کیا کرتے ہیں؟

جواب: لوگ وغیرہ کہہ کر اصل بات سے بچ نکلتے ہیں اور بات ادھوری چھوڑ دیتے ہیں۔

سوال 3: طنز و مزاح سے کیا مراد ہے؟

جواب: طنز و مزاح سے مراد ہنسی مذاق کے انداز میں کسی برائی پر تنقید کرنا ہے۔

سوال 4: بات کیسے کہنی چاہیے؟

جواب: بات صاف، مکمل اور واضح کہنی چاہیے۔

سوال 5: نظم کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

جواب: نظم کا پیغام یہ ہے کہ گفتگو میں وضاحت، سچائی اور مکمل بات کہنا ضروری ہے۔

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: وغیرہ نظم کا خلاصہ لکھیں۔

اس نظم میں معاشرے کے عام رویوں پر طنز کیا گیا ہے۔ شاعر بتاتا ہے کہ لوگ بات بات پر وغیرہ وغیرہ کہہ کر اصل بات سے بچ نکلتے ہیں۔ یہ نظم ہمیں سکھاتی ہے کہ بات کو صاف اور مکمل کہنا چاہیے، آدھی بات اور اشاروں سے مطلب واضح نہیں ہوتا۔ طنز و مزاح کے انداز میں شاعر نے ہماری گفتگو کی کمزوری کو اجاگر کیا ہے۔ نظم کا پیغام یہ ہے کہ گفتگو میں وضاحت، سچائی اور مکمل بات کہنا ضروری ہے۔

سوال 2: طنز و مزاح ادب میں کیوں استعمال ہوتا ہے؟

طنز و مزاح ادب میں اس لیے استعمال ہوتا ہے کہ اس سے معاشرے کی برائیاں ہنسی کے انداز میں اجاگر کی جا سکتی ہیں۔ سیدھی تنقید سے لوگ ناراض ہو جاتے ہیں، لیکن طنز سے وہ اپنی غلطی کو محسوس کرتے ہیں اور ہنستے ہوئے سبق سیکھتے ہیں۔ اس نظم میں بھی آدھی بات کہنے کی عادت پر طنز کر کے گفتگو میں وضاحت کی اہمیت بتائی گئی ہے۔

سبق 16 — وغیرہ (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: وغیرہ نظم کا موضوع کیا ہے؟
(الف) فطرت کی خوبصورتی (ب) معاشرے کے رویوں پر طنز (ج) محبت کی کہانی (د) جنگ کی کہانی

سوال 2: لوگ وغیرہ کہہ کر کیا کرتے ہیں؟
(الف) بات مکمل کرتے ہیں (ب) اصل بات سے بچ نکلتے ہیں (ج) سچ بولتے ہیں (د) خاموش رہتے ہیں

سوال 3: طنز کا مطلب کیا ہے؟
(الف) ہنسی مذاق میں تنقید (ب) سیدھی تعریف (ج) سختی (د) خاموشی

سوال 4: بات کیسے کہنی چاہیے؟
(الف) صاف، مکمل اور واضح (ب) آدھی اور اشاروں میں (ج) جھوٹی (د) مبہم

سوال 5: وضاحت کا مطلب کیا ہے؟
(الف) صاف اور کھلا بیان (ب) چھپانا (ج) الجھانا (د) ٹالنا

سوال 6: ٹال مٹول کا مطلب کیا ہے؟
(الف) بات کو ٹالنا اور اصل بات سے بچنا (ب) بات مکمل کرنا (ج) سچ بولنا (د) خاموش رہنا

سوال 7: طنز سے لوگ کیا سیکھتے ہیں؟
(الف) اپنی غلطی محسوس کر کے سبق سیکھتے ہیں (ب) ناراض ہو جاتے ہیں (ج) کچھ نہیں سیکھتے (د) لڑتے ہیں

سوال 8: مزاح کا مطلب کیا ہے؟
(الف) ہنسی اور دلچسپی کی بات (ب) رونا (ج) غصہ (د) خاموشی

سوال 9: آدھی بات کہنے سے کیا ہوتا ہے؟
(الف) مطلب واضح ہوتا ہے (ب) مطلب واضح نہیں ہوتا (ج) بات اچھی لگتی ہے (د) وقت بچتا ہے

سوال 10: اس نظم کا بنیادی پیغام کیا ہے؟
(الف) گفتگو میں وضاحت اور سچائی (ب) بات چھپانا (ج) ٹال مٹول کرنا (د) خاموش رہنا

جوابات کی کلید

1۔ (ب) معاشرے کے رویوں پر طنز 2۔ (ب) اصل بات سے بچ نکلتے ہیں 3۔ (الف) ہنسی مذاق میں تنقید 4۔ (الف) صاف، مکمل اور واضح 5۔ (الف) صاف اور کھلا بیان 6۔ (الف) بات کو ٹالنا اور اصل بات سے بچنا 7۔ (الف) اپنی غلطی محسوس کر کے سبق سیکھتے ہیں 8۔ (الف) ہنسی اور دلچسپی کی بات 9۔ (ب) مطلب واضح نہیں ہوتا 10۔ (الف) گفتگو میں وضاحت اور سچائی

سبق 17 — بازیچۂ اطفال ہے دنیا میرے آگے (غزل — مرزا غالب)

خلاصہ

یہ غزل مرزا غالب کی ہے۔ اس کا مرکزی خیال یہ ہے کہ دنیا ایک کھیل تماشا ہے، انسان اس میں کھلونے کی طرح مصروف ہے اور اصل حقیقت کچھ اور ہے۔ غالب دنیا کی بے ثباتی اور انسان کی بے بسی کو بیان کرتے ہیں۔ دنیا کی رونقیں عارضی ہیں اور عقلمند انسان ان کے دھوکے میں نہیں آتا۔ غزل کا پیغام یہ ہے کہ انسان دنیا کی ظاہری چمک دمک سے دھوکا نہ کھائے اور اصل حقیقت کو پہچانے۔

مرکزی خیال

دنیا ایک کھیل تماشا ہے اور اس کی رونقیں عارضی ہیں؛ عقلمند انسان ظاہری چمک دمک کے دھوکے میں نہیں آتا۔

اہم الفاظ اور معانی

بازیچہ — کھیل کا میدان، کھلونا • **اطفال** — بچے • **بے ثباتی** — عدم استحکام • **رونق** — چمک دمک، خوبصورتی • **حقیقت** — اصل بات، سچائی

سبق 17 – بازیچۂ اطفال ہے دنیا میرے آگے (جاری)

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: یہ غزل کس شاعر کی ہے؟

جواب: یہ غزل مرزا غالب کی ہے۔

سوال 2: غزل میں دنیا کو کس سے تشبیہ دی گئی ہے؟

جواب: غزل میں دنیا کو بچوں کے کھیل تماشے سے تشبیہ دی گئی ہے۔

سوال 3: غالب دنیا کی رونقوں کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب: غالب کہتے ہیں کہ دنیا کی رونقیں عارضی ہیں اور ان پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔

سوال 4: عقلمند انسان کیسا ہوتا ہے؟

جواب: عقلمند انسان دنیا کی ظاہری چمک دمک کے دھوکے میں نہیں آتا۔

سوال 5: غزل کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

جواب: غزل کا پیغام یہ ہے کہ انسان دنیا کی ظاہری رونق سے دھوکا نہ کھائے اور اصل حقیقت کو پہچانے۔

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: اس غزل کا خلاصہ لکھیں۔

یہ غزل مرزا غالب کی ہے۔ اس کا مرکزی خیال یہ ہے کہ دنیا ایک کھیل تماشا ہے، انسان اس میں کھلونے کی طرح مصروف ہے اور اصل حقیقت کچھ اور ہے۔ غالب دنیا کی بے ثباتی اور انسان کی بے بسی کو بیان کرتے ہیں۔ دنیا کی رونقیں عارضی ہیں اور عقلمند انسان ان کے دھوکے میں نہیں آتا۔ غزل کا پیغام یہ ہے کہ انسان دنیا کی ظاہری چمک دمک سے دھوکا نہ کھائے اور اصل حقیقت کو پہچانے۔

سوال 2: غزل کے مرکزی خیال کی وضاحت کریں۔

غزل کا مرکزی خیال دنیا کی بے ثباتی ہے۔ غالب کہتے ہیں کہ دنیا بچوں کے کھیل کی طرح ہے، جس میں انسان کھلونے کی طرح مصروف رہتا ہے۔ دنیا کی رونقیں اور خوشیاں عارضی ہیں، آج ہیں کل نہیں۔ عقلمند وہ ہے جو اس کھیل تماشے کی حقیقت کو سمجھے اور دنیا کی چمک دمک کے پیچھے نہ بھاگے بلکہ اپنی آخرت اور اصل مقصد کی فکر کرے۔

سبق 17 — بازیچۂ اطفال ہے دنیا میرے آگے (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: یہ غزل کس کی ہے؟
(الف) میر تقی میر کی (ب) مرزا غالب کی (ج) اقبال کی (د) نذیر اکبر آبادی کی

سوال 2: غزل میں دنیا کو کیا کہا گیا ہے؟
(الف) حقیقت (ب) بچوں کا کھیل تماشا (ج) جنت (د) محل

سوال 3: بازیچہ کا مطلب کیا ہے؟
(الف) کھیل کا میدان یا کھلونا (ب) باغ (ج) محل (د) دریا

سوال 4: اطفال کا مطلب کیا ہے؟
(الف) بچے (ب) بڑے (ج) بوڑھے (د) جوان

سوال 5: دنیا کی رونقیں کیسی ہیں؟
(الف) ہمیشہ رہنے والی (ب) عارضی (ج) بے معنی (د) لازمی

سوال 6: عقلمند انسان کیا کرتا ہے؟
(الف) دھوکے میں آجاتا ہے (ب) دھوکے میں نہیں آتا (ج) دنیا کے پیچھے بھاگتا ہے (د) کچھ نہیں کرتا

سوال 7: غزل کا بنیادی موضوع کیا ہے؟
(الف) دنیا کی بے ثباتی (ب) محبت کی کہانی (ج) فطرت کی خوبصورتی (د) جنگ کی کہانی

سوال 8: غالب اردو کے کیسے شاعر ہیں؟
(الف) مشہور کلاسیکی شاعر (ب) عوامی شاعر (ج) جدید شاعر (د) صوفی شاعر

سوال 9: رونق کا مطلب کیا ہے؟
(الف) چمک دمک اور خوبصورتی (ب) اندھیرا (ج) خاموشی (د) ویرانی

سوال 10: اس غزل کا بنیادی پیغام کیا ہے؟
(الف) دنیا کی ظاہری رونق سے دھوکا نہ کھانا (ب) دنیا سے محبت کرنا (ج) کھیل میں وقت گزارنا (د) دولت جمع کرنا

جوابات کی کلید

1۔ (ب) مرزا غالب کی 2۔ (ب) بچوں کا کھیل تماشا 3۔ (الف) کھیل کا میدان یا کھلونا 4۔ (الف) بچے 5۔ (ب) عارضی 6۔ (ب) دھوکے میں نہیں آتا 7۔ (الف) دنیا کی بے ثباتی 8۔ (الف) مشہور کلاسیکی شاعر 9۔ (الف) چمک دمک اور خوبصورتی 10۔ (الف) دنیا کی ظاہری رونق سے دھوکا نہ کھانا

سبق 18 — اثر اس کو ذرا نہیں ہوتا (غزل — مرزا غالب)

خلاصہ

یہ غزل بھی مرزا غالب کی ہے۔ اس کا مرکزی خیال محبت میں بے اثری اور شکوہ ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ اس کی فریاد، اس کے آنسو اور اس کی محبت کا محبوب پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ یہ محبت کی بے بسی اور محبوب کی بے پروائی کا بیان ہے۔ غالب نے اس کیفیت کو بہت خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے۔ غزل کا پیغام یہ ہے کہ سچی محبت میں بھی انسان کو صبر اور حوصلہ رکھنا چاہیے اور اپنی عزتِ نفس کو قائم رکھنا چاہیے۔

مرکزی خیال

محبت میں فریاد کا بے اثر رہنا شاعر کی بے بسی ہے؛ سچی محبت میں بھی صبر، حوصلہ اور عزتِ نفس قائم رکھنی چاہیے۔

اہم الفاظ اور معانی

اثر — تاثیر، نتیجہ • **فریاد** — دکھ کی شکایت، پکار • **بے پروائی** — لاپروائی، توجہ نہ دینا • **عزتِ نفس** — اپنی عزت کا احساس • **شکوہ** — شکایت

سبق 18 — اثر اس کو ذرا نہیں ہوتا (جاری)

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: یہ غزل کس شاعر کی ہے؟

جواب: یہ غزل مرزا غالب کی ہے۔

سوال 2: غزل کا مرکزی خیال کیا ہے؟

جواب: غزل کا مرکزی خیال محبت میں بے اثری اور شکوہ ہے۔

سوال 3: شاعر کس بات کی شکایت کرتا ہے؟

جواب: شاعر شکایت کرتا ہے کہ اس کی فریاد اور محبت کا محبوب پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

سوال 4: محبوب کا رویہ کیسا بیان کیا گیا ہے؟

جواب: محبوب کا رویہ بے پروائی اور لاپروائی والا بیان کیا گیا ہے۔

سوال 5: غزل کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

جواب: غزل کا پیغام یہ ہے کہ سچی محبت میں بھی صبر، حوصلہ اور عزتِ نفس قائم رکھنی چاہیے۔

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: اس غزل کا خلاصہ لکھیں۔

یہ غزل مرزا غالب کی ہے۔ اس کا مرکزی خیال محبت میں بے اثری اور شکوہ ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ اس کی فریاد، اس کے آنسو اور اس کی محبت کا محبوب پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ یہ محبت کی بے بسی اور محبوب کی بے پروائی کا بیان ہے۔ غالب نے اس کیفیت کو بہت خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے۔ غزل کا پیغام یہ ہے کہ سچی محبت میں بھی انسان کو صبر اور حوصلہ رکھنا چاہیے اور اپنی عزتِ نفس کو قائم رکھنا چاہیے۔

سوال 2: غزل کے مرکزی خیال کی وضاحت کریں۔

غزل کا مرکزی خیال محبت کی بے بسی ہے۔ شاعر اپنی محبت اور فریاد کا ذکر کرتا ہے لیکن محبوب پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ یہ کیفیت ہر اس انسان کی ہے جس کی سچی محبت کو نظر انداز کیا جائے۔ غالب اس دکھ کو شکوے کے انداز میں بیان کرتے ہیں، لیکن ساتھ ہی صبر کا پیغام بھی دیتے ہیں کہ محبت میں اپنی عزتِ نفس کو قائم رکھنا چاہیے۔

سبق 18 — اثر اس کو ذرا نہیں ہوتا (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: یہ غزل کس کی ہے؟
(الف) مرزا غالب کی (ب) میر کی (ج) اقبال کی (د) نذیر کی

سوال 2: غزل کا موضوع کیا ہے؟
(الف) محبت میں بے اثری اور شکوہ (ب) فطرت کی خوبصورتی (ج) جنگ کی کہانی (د) دنیا کی رونق

سوال 3: اثر کا مطلب کیا ہے؟
(الف) تاثیر اور نتیجہ (ب) شور (ج) خاموشی (د) روشنی

سوال 4: فریاد کا مطلب کیا ہے؟
(الف) دکھ کی شکایت اور پکار (ب) خوشی کی آواز (ج) گیت (د) خاموشی

سوال 5: محبوب کا رویہ کیسا ہے؟
(الف) مہربان (ب) بے پروا اور لاپروا (ج) غصے والا (د) خوش

سوال 6: شکوہ کا مطلب کیا ہے؟
(الف) شکایت (ب) تعریف (ج) خاموشی (د) خوشی

سوال 7: محبت میں کیا رکھنا چاہیے؟
(الف) صبر، حوصلہ اور عزتِ نفس (ب) غصہ (ج) نفرت (د) مایوسی

سوال 8: عزتِ نفس کا مطلب کیا ہے؟
(الف) اپنی عزت کا احساس (ب) غرور (ج) خود غرضی (د) ڈر

سوال 9: بے پروائی کا مطلب کیا ہے؟
(الف) لاپروائی اور توجہ نہ دینا (ب) مہربانی (ج) محبت (د) احترام

سوال 10: اس غزل کا بنیادی پیغام کیا ہے؟
(الف) صبر اور عزتِ نفس قائم رکھنا (ب) محبت چھوڑ دینا (ج) شکایت کرنا (د) مایوس ہو جانا

جوابات کی کلید

1۔ (الف) مرزا غالب کی 2۔ (الف) محبت میں بے اثری اور شکوہ 3۔ (الف) تاثیر اور نتیجہ 4۔ (الف) دکھ کی شکایت اور پکار 5۔ (ب) بے پروا اور لاپروا 6۔ (الف) شکایت 7۔ (الف) صبر، حوصلہ اور عزتِ نفس 8۔ (الف) اپنی عزت کا احساس 9۔ (الف) لاپروائی اور توجہ نہ دینا 10۔ (الف) صبر اور عزتِ نفس قائم رکھنا

سبق 19 — ہے مشقِ سخن جاری چکی کی مشقت بھی (غزل — سخن کی مشق)

خلاصہ

اس غزل کا مرکزی خیال شاعری کی مشق اور محنت ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ سخن کی مشق جاری ہے، جیسے چکی کی مشقت جاری رہتی ہے۔ شاعری آسان کام نہیں، اس کے لیے مسلسل محنت، ریاضت اور صبر درکار ہوتا ہے۔ اچھا شعر محنت اور فکر سے بنتا ہے۔ غزل کا پیغام یہ ہے کہ کسی بھی فن میں کمال محنت اور مسلسل مشق سے حاصل ہوتا ہے اور جو شخص محنت کرتا ہے، وہ ضرور کامیاب ہوتا ہے۔

مرکزی خیال

کسی بھی فن میں کمال محنت اور مسلسل مشق سے ملتا ہے؛ شاعری بھی چکی کی مشقت کی طرح مسلسل ریاضت مانگتی ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

مشقِ سخن — شاعری کی مشق اور تمرین • **مشقت** — محنت، مشقت • **ریاضت** — مسلسل محنت اور تمرین • **سخن** — بات، کلام، شاعری • **کمال** — مہارت کی انتہا

سبق 19 — ہے مشقِ سخن جاری چکی کی مشقت بھی (جاری)

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: غزل کا مرکزی خیال کیا ہے؟

جواب: غزل کا مرکزی خیال شاعری کی مشق اور محنت ہے۔

سوال 2: شاعری کو چکی کی مشقت سے کیوں تشبیہ دی گئی ہے؟

جواب: کیونکہ جس طرح چکی مسلسل چلتی رہتی ہے، اسی طرح شاعری کے لیے بھی مسلسل مشق درکار ہوتی ہے۔

سوال 3: اچھا شعر کیسے بنتا ہے؟

جواب: اچھا شعر محنت، فکر اور مسلسل ریاضت سے بنتا ہے۔

سوال 4: کسی فن میں کمال کیسے حاصل ہوتا ہے؟

جواب: کسی فن میں کمال محنت اور مسلسل مشق سے حاصل ہوتا ہے۔

سوال 5: غزل کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

جواب: غزل کا پیغام یہ ہے کہ محنت کرنے والا ضرور کامیاب ہوتا ہے۔

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: اس غزل کا خلاصہ لکھیں۔

اس غزل کا مرکزی خیال شاعری کی مشق اور محنت ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ سخن کی مشق جاری ہے، جیسے چکی کی مشقت جاری رہتی ہے۔ شاعری آسان کام نہیں، اس کے لیے مسلسل محنت، ریاضت اور صبر درکار ہوتا ہے۔ اچھا شعر محنت اور فکر سے بنتا ہے۔ غزل کا پیغام یہ ہے کہ کسی بھی فن میں کمال محنت اور مسلسل مشق سے حاصل ہوتا ہے اور جو شخص محنت کرتا ہے، وہ ضرور کامیاب ہوتا ہے۔

سوال 2: محنت اور کامیابی کا کیا تعلق ہے؟ غزل کی روشنی میں بیان کریں۔

محنت اور کامیابی کا گہرا تعلق ہے۔ غزل میں شاعری کو چکی کی مشقت سے تشبیہ دی گئی ہے، یعنی جس طرح چکی مسلسل محنت سے چلتی ہے، اسی طرح شاعری اور ہر فن میں کمال مسلسل مشق سے ملتا ہے۔ جو شخص محنت سے جی چراتا ہے، وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ محنت ہی وہ راستہ ہے جو انسان کو کامیابی کی منزل تک پہنچاتا ہے۔

سبق 19 — ہے مشقِ سخن جاری چکی کی مشقت بھی (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: غزل کا موضوع کیا ہے؟
(الف) شاعری کی مشق اور محنت (ب) محبت کی کہانی (ج) فطرت کی خوبصورتی (د) جنگ کی کہانی

سوال 2: مشقِ سخن کا مطلب کیا ہے؟
(الف) شاعری کی مشق اور تمرین (ب) بات چیت (ج) خاموشی (د) کھیل

سوال 3: شاعری کو کس سے تشبیہ دی گئی ہے؟
(الف) چکی کی مشقت سے (ب) پھول سے (ج) دریا سے (د) پہاڑ سے

سوال 4: اچھا شعر کیسے بنتا ہے؟
(الف) محنت اور فکر سے (ب) آسانی سے (ج) قسمت سے (د) دولت سے

سوال 5: مشقت کا مطلب کیا ہے؟
(الف) محنت (ب) آرام (ج) کھیل (د) نیند

سوال 6: ریاضت کا مطلب کیا ہے؟
(الف) مسلسل محنت اور تمرین (ب) سستی (ج) خاموشی (د) سفر

سوال 7: کسی فن میں کمال کیسے ملتا ہے؟
(الف) محنت اور مسلسل مشق سے (ب) قسمت سے (ج) دولت سے (د) شہرت سے

سوال 8: سخن کا مطلب کیا ہے؟
(الف) بات، کلام، شاعری (ب) خاموشی (ج) شور (د) گیت

سوال 9: محنت کرنے والا کیا ہوتا ہے؟
(الف) ناکام (ب) کامیاب (ج) مایوس (د) سست

سوال 10: اس غزل کا بنیادی پیغام کیا ہے؟
(الف) محنت اور مشق سے کمال حاصل ہوتا ہے (ب) محنت فضول ہے (ج) شاعری آسان ہے (د) کامیابی قسمت سے ملتی ہے

جوابات کی کلید

1۔ (الف) شاعری کی مشق اور محنت 2۔ (الف) شاعری کی مشق اور تمرین 3۔ (الف) چکی کی مشقت سے 4۔ (الف) محنت اور فکر سے 5۔ (الف) محنت 6۔ (الف) مسلسل محنت اور تمرین 7۔ (الف) محنت اور مسلسل مشق سے 8۔ (الف) بات، کلام، شاعری 9۔ (ب) کامیاب 10۔ (الف) محنت اور مشق سے کمال حاصل ہوتا ہے

سبق 20 — یوں کہنے کو پیرایۂ اظہار بہت ہیں (غزل — اظہار کے انداز)

خلاصہ

اس غزل کا مرکزی خیال اظہار کے مختلف انداز ہیں۔ شاعر کہتا ہے کہ کہنے کو اظہار کے بہت سے انداز ہیں، لیکن اصل بات یہ ہے کہ دل کی بات دل تک پہنچے۔ الفاظ بہت ہیں، لیکن سچا اور مؤثر اظہار وہی ہے جو دل سے نکلے۔ شاعری میں الفاظ کی خوبصورتی اپنی جگہ، لیکن اصل قیمت جذبات کی سچائی کی ہے۔ غزل کا پیغام یہ ہے کہ بات کہنے سے زیادہ اہم یہ ہے کہ بات دل سے کہی جائے اور سننے والے کے دل تک پہنچے۔

مرکزی خیال

اظہار کے انداز بہت ہیں، لیکن سچا اور مؤثر اظہار وہی ہے جو دل سے نکلے اور دل تک پہنچے؛ الفاظ سے زیادہ جذبات کی سچائی اہم ہے۔

اہم الفاظ اور معانی

پیرایۂ اظہار — اظہار کا انداز، کہنے کا طریقہ • **اظہار** — بات کو ظاہر کرنا، کہنا • **مؤثر** — اثر کرنے والا • **جذبات** — دل کے احساسات • **سچائی** — سچ ہونا

سبق 20 — یوں کہنے کو پیرایۂ اظہار بہت ہیں (جاری)

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: غزل کا مرکزی خیال کیا ہے؟

جواب: غزل کا مرکزی خیال اظہار کے مختلف انداز اور دل سے کہی گئی بات کی اہمیت ہے۔

سوال 2: پیرایۂ اظہار کا مطلب کیا ہے؟

جواب: پیرایۂ اظہار کا مطلب اظہار کا انداز اور کہنے کا طریقہ ہے۔

سوال 3: سچا اظہار کیسا ہوتا ہے؟

جواب: سچا اظہار وہ ہوتا ہے جو دل سے نکلے اور سننے والے کے دل تک پہنچے۔

سوال 4: شاعری میں الفاظ سے زیادہ کیا اہم ہے؟

جواب: شاعری میں الفاظ سے زیادہ جذبات کی سچائی اہم ہے۔

سوال 5: غزل کا بنیادی پیغام کیا ہے؟

جواب: غزل کا پیغام یہ ہے کہ بات دل سے کہی جائے تاکہ وہ دل تک پہنچے۔

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: اس غزل کا خلاصہ لکھیں۔

اس غزل کا مرکزی خیال اظہار کے مختلف انداز ہیں۔ شاعر کہتا ہے کہ کہنے کو اظہار کے بہت سے انداز ہیں، لیکن اصل بات یہ ہے کہ دل کی بات دل تک پہنچے۔ الفاظ بہت ہیں، لیکن سچا اور مؤثر اظہار وہی ہے جو دل سے نکلے۔ شاعری میں الفاظ کی خوبصورتی اپنی جگہ، لیکن اصل قیمت جذبات کی سچائی کی ہے۔ غزل کا پیغام یہ ہے کہ بات کہنے سے زیادہ اہم یہ ہے کہ بات دل سے کہی جائے اور سننے والے کے دل تک پہنچے۔

سوال 2: دل سے کہی گئی بات کیوں مؤثر ہوتی ہے؟

دل سے کہی گئی بات اس لیے مؤثر ہوتی ہے کہ اس میں سچائی اور خلوص ہوتا ہے۔ الفاظ تو بہت سے ہو سکتے ہیں، لیکن جب بات دل سے نکلتی ہے تو سننے والے کے دل کو چھو لیتی ہے۔ شاعری میں بھی یہی اصول ہے کہ خوبصورت الفاظ کے ساتھ سچے جذبات ہوں تو شعر دلوں پر اثر کرتا ہے۔ اسی لیے شاعر کہتا ہے کہ اظہار کے انداز بہت ہیں، لیکن اصل قیمت دل کی سچائی کی ہے۔

سبق 20 — یوں کہنے کو پیرایۂ اظہار بہت ہیں (معروضی سوالات)

معروضی سوالات (کثیر الانتخابی)

سوال 1: غزل کا موضوع کیا ہے؟
(الف) اظہار کے انداز (ب) جنگ کی کہانی (ج) فطرت کی خوبصورتی (د) دولت کی کہانی

سوال 2: پیرایۂ اظہار کا مطلب کیا ہے؟
(الف) اظہار کا انداز (ب) خاموشی (ج) شور (د) گیت

سوال 3: سچا اظہار کیسا ہوتا ہے؟
(الف) جو دل سے نکلے اور دل تک پہنچے (ب) جو صرف الفاظ ہوں (ج) جو جھوٹا ہو (د) جو مشکل ہو

سوال 4: شاعری میں سب سے اہم کیا ہے؟
(الف) الفاظ کی تعداد (ب) جذبات کی سچائی (ج) لمبی نظم (د) مشکل الفاظ

سوال 5: مؤثر کا مطلب کیا ہے؟
(الف) اثر کرنے والا (ب) بے اثر (ج) خاموش (د) سست

سوال 6: اظہار کا مطلب کیا ہے؟
(الف) بات کو ظاہر کرنا (ب) چھپانا (ج) بھول جانا (د) خاموش رہنا

سوال 7: جذبات کا مطلب کیا ہے؟
(الف) دل کے احساسات (ب) عقل (ج) جسم (د) دولت

سوال 8: بات کہنے سے زیادہ اہم کیا ہے؟
(الف) بات دل سے کہی جائے (ب) بات لمبی ہو (ج) بات مشکل ہو (د) بات شور سے کہی جائے

سوال 9: الفاظ کی خوبصورتی کے ساتھ کیا ضروری ہے؟
(الف) جذبات کی سچائی (ب) دولت (ج) شہرت (د) طاقت

سوال 10: اس غزل کا بنیادی پیغام کیا ہے؟
(الف) دل سے کہی گئی بات دل تک پہنچتی ہے (ب) الفاظ ہی سب کچھ ہیں (ج) خاموش رہنا بہتر ہے (د) بات چھپانی چاہیے

جوابات کی کلید

1۔ (الف) اظہار کے انداز 2۔ (الف) اظہار کا انداز 3۔ (الف) جو دل سے نکلے اور دل تک پہنچے 4۔ (ب) جذبات کی سچائی 5۔ (الف) اثر کرنے والا 6۔ (الف) بات کو ظاہر کرنا 7۔ (الف) دل کے احساسات 8۔ (الف) بات دل سے کہی جائے 9۔ (الف) جذبات کی سچائی 10۔ (الف) دل سے کہی گئی بات دل تک پہنچتی ہے

قواعد و انشا — گرامر اور تحریر

کلمہ اور اس کی اقسام

کلمہ کی تین اقسام ہیں: **اسم** (کسی شخص، جگہ یا چیز کا نام)، **فعل** (کام یا حالت کو ظاہر کرنے والا کلمہ) اور **حرف** (جو اکیلا بامعنی نہ ہو بلکہ دوسرے کلموں سے مل کر معنی دے)۔ اسم کی اقسام میں اسمِ معرفہ، اسمِ نکرہ، اسمِ ذات، اسمِ صفت اور اسمِ مصدر شامل ہیں۔

جملہ اور اس کی اقسام

جملہ دو طرح کا ہوتا ہے: **سادہ جملہ** جس میں ایک ہی خیال ہو، اور **مرکب جملہ** جس میں دو یا زیادہ سادہ جملے مل کر آئیں۔ ہم رتبہ جملے وہ ہوتے ہیں جو برابر درجے کے ہوں اور حروفِ عطف سے ملے ہوں۔ جملے کی درستی کے لیے فعل، فاعل اور مفعول کا درست استعمال ضروری ہے۔

جنس، عدد اور واحد جمع

اردو میں جنس کی دو اقسام ہیں: **مذکر** اور **مؤنث**۔ عدد کی دو حالتیں ہیں: **واحد** اور **جمع**۔ واحد سے جمع بنانے کے کئی طریقے ہیں، جیسے کتاب سے کتابیں، لڑکا سے لڑکے۔ جنس و عدد کا درست استعمال جملے کی درستی کے لیے ضروری ہے۔

مترادف و متضاد الفاظ

مترادف: خوش — مسرور، غم — دکھ، علم — دانش • **متضاد:** دن — رات، سچ — جھوٹ، امیر — غریب، روشنی — اندھیرا، خوشی — غم

سابقے، لاحقے اور محاورے

سابقہ لفظ کے شروع میں لگتا ہے، جیسے بے سے بے ایمان، اور **لاحقہ** لفظ کے آخر میں لگتا ہے، جیسے دار سے ایماندار۔ **محاورہ** دو یا زیادہ الفاظ کا ایسا مجموعہ ہے جس کے معنی لغوی معنوں سے مختلف ہوتے ہیں۔ روزمرہ اہلِ زبان کا مخصوص استعمال ہے۔ محاوروں کو جملوں میں استعمال کرنا سیکھنا چاہیے۔

علمِ بیان

تشبیہ: کسی چیز کو دوسری چیز سے مشابہت کی بنا پر ملانا۔ **استعارہ:** حرفِ تشبیہ کے بغیر ایک چیز کو دوسری چیز کہنا۔ **کنایہ:** بات کو اشارے میں کہنا۔ یہ اصطلاحیں کلام کو خوبصورت اور مؤثر بناتی ہیں۔

قواعد و انشا (جاری) — مضمون، خط، مکالمہ

مضمون نویسی

مضمون لکھتے وقت تمہید، اصل موضوع، ترتیب اور اختتام کا خیال رکھیں۔ مضمون میں 5 سے 6 سرخیاں بنائیں، مناسب الفاظ استعمال کریں اور موضوع سے نہ ہٹیں۔ مضمون کی زبان صاف اور سادہ ہو۔

خط، درخواست اور مکالمہ

خط میں تاریخ، القاب، سلام، اصل مضمون اور دستخط شامل ہوتے ہیں۔ درخواست میں عہدہ، موضوع، مضمون اور درخواست گزار کا نام لکھا جاتا ہے۔ مکالمہ دو یا زیادہ افراد کے درمیان گفتگو ہوتی ہے جو موضوع پر رہے اور قدرتی انداز میں لکھی جائے۔ کہانی لکھتے وقت واقعات کی ترتیب، کردار اور سبق کا خیال رکھیں۔

مختصر سوالات اور جوابات

سوال 1: کلمہ کی اقسام بیان کریں۔

جواب: کلمہ کی تین اقسام ہیں: اسم، فعل اور حرف۔ اسم نام کو، فعل کام کو اور حرف ربط کو ظاہر کرتا ہے۔

سوال 2: مرکب جملہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: جس جملے میں دو یا زیادہ سادہ جملے مل کر آئیں، اسے مرکب جملہ کہتے ہیں۔

سوال 3: جنس کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: جنس کی دو اقسام ہیں: مذکر اور مؤنث۔

سوال 4: تشبیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: کسی چیز کو کسی دوسری چیز سے مشابہت کی بنا پر ملانا تشبیہ کہلاتا ہے، جیسے چاند جیسا چہرہ۔

سوال 5: مضمون لکھتے وقت کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟

جواب: مضمون میں تمہید، اصل موضوع، ترتیب، مناسب الفاظ اور اختتام کا خیال رکھنا چاہیے۔

طویل سوالات اور جوابات

سوال 1: علمِ بیان کی اہم اصطلاحات (تشبیہ، استعارہ، کنایہ) کی وضاحت کریں۔

علمِ بیان میں تشبیہ، استعارہ اور کنایہ اہم ہیں۔ تشبیہ میں کسی چیز کو دوسری چیز سے مشابہت کی بنا پر ملایا جاتا ہے اور حرفِ تشبیہ استعمال ہوتا ہے۔ استعارے میں حرفِ تشبیہ کے بغیر ایک چیز کو دوسری چیز کہہ دیا جاتا ہے۔ کنایے میں بات اشارے کنائے میں کہی جاتی ہے، سیدھے الفاظ استعمال نہیں ہوتے۔ یہ تینوں اصطلاحیں کلام کو خوبصورت اور مؤثر بناتی ہیں۔

سوال 2: خط اور درخواست لکھنے کا طریقہ بیان کریں۔

خط لکھتے وقت سب سے پہلے اوپر دائیں طرف تاریخ اور جگہ لکھی جاتی ہے، پھر مخاطب کے لیے مناسب القاب اور سلام لکھا جاتا ہے۔ اس کے بعد خط کا اصل مضمون صاف اور مرتب انداز میں لکھا جاتا ہے اور آخر میں دعا اور دستخط کیے جاتے ہیں۔ درخواست میں سب سے اوپر افسر کا عہدہ اور دفتر کا نام، پھر موضوع، پھر درخواست کا مضمون اور آخر میں درخواست گزار کا نام اور دستخط لکھے جاتے ہیں۔ خط و درخواست میں شائستگی اور وضاحت ضروری ہے۔

قواعد و انشا (جاری) — معروضی سوالات

سوال 1: کلمہ کی کتنی اقسام ہیں؟
(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

سوال 2: اسم کسے کہتے ہیں؟
(الف) کسی شخص، جگہ یا چیز کے نام کو (ب) کسی کام کو (ج) کسی حرف کو (د) کسی جملے کو

سوال 3: فعل کسے کہتے ہیں؟
(الف) نام کو (ب) کام یا حالت کو ظاہر کرنے والے کلمے کو (ج) حرف کو (د) صفت کو

سوال 4: حرف کسے کہتے ہیں؟
(الف) جو اکیلا بامعنی نہ ہو بلکہ دوسرے کلموں سے مل کر معنی دے (ب) جو اکیلا بامعنی ہو (ج) جو نام ہو (د) جو کام ہو

سوال 5: مذکر کا مؤنث کیا ہے؟
(الف) لڑکا — لڑکی (ب) لڑکا — لڑکے (ج) کتاب — کتابیں (د) گھر — گھروں

سوال 6: واحد کا جمع کیا ہے؟
(الف) کتاب — کتابیں (ب) کتاب — کتاب (ج) لڑکا — لڑکا (د) گھر — گھر

سوال 7: مترادف الفاظ کسے کہتے ہیں؟
(الف) ہم معنی الفاظ کو (ب) مخالف معنی الفاظ کو (ج) مشکل الفاظ کو (د) آسان الفاظ کو

سوال 8: متضاد الفاظ کسے کہتے ہیں؟
(الف) ہم معنی الفاظ کو (ب) مخالف معنی الفاظ کو (ج) لمبے الفاظ کو (د) چھوٹے الفاظ کو

سوال 9: سابقہ کسے کہتے ہیں؟
(الف) لفظ کے آخر میں لگنے والا حصہ (ب) لفظ کے شروع میں لگنے والا حصہ (ج) پورا لفظ (د) جملہ

سوال 10: محاورہ کسے کہتے ہیں؟
(الف) دو یا زیادہ الفاظ کا ایسا مجموعہ جس کے معنی لغوی معنوں سے مختلف ہوں (ب) کوئی کہانی (ج) کوئی نظم (د) کوئی خط

جوابات کی کلید

1۔ (ب) تین 2۔ (الف) کسی شخص، جگہ یا چیز کے نام کو 3۔ (ب) کام یا حالت کو ظاہر کرنے والے کلمے کو 4۔ (الف) جو اکیلا بامعنی نہ ہو بلکہ دوسرے کلموں سے مل کر معنی دے 5۔ (الف) لڑکا — لڑکی 6۔ (الف) کتاب — کتابیں 7۔ (الف) ہم معنی الفاظ کو 8۔ (ب) مخالف معنی الفاظ کو 9۔ (ب) لفظ کے شروع میں لگنے والا حصہ 10۔ (الف) دو یا زیادہ الفاظ کا ایسا مجموعہ جس کے معنی لغوی معنوں سے مختلف ہوں

تشریح لکھنے کا طریقہ: پہلے حوالہ لکھیں (سبق یا نظم کا نام اور مصنف یا شاعر کا نام)، پھر سیاق و سباق بیان کریں، اس کے بعد سادہ الفاظ میں تشریح کریں اور آخر میں مرکزی خیال لکھیں۔ تشریح ہمیشہ پیراگرافوں میں لکھیں۔

آخری نظر ثانی — چیک لسٹ

امتحان سے پہلے ہر سبق کا خلاصہ اور مرکزی خیال ایک بار ضرور دہرائیں۔ نظموں اور غزلوں کے شاعروں کے نام یاد رکھیں۔ نثر کے اسباق کے مصنفین اور سبق کا عنوان تشریح میں لکھنا نہ بھولیں۔

- حمد و نعت: مرکزی خیال اور اہم الفاظ دہرائیں۔
- نثر کے اسباق: ہر سبق کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھ کر دیکھیں۔
- نظمیں: ہر نظم کا مرکزی خیال اور شاعر کا نام یاد رکھیں۔
- غزلیں: غالب کی غزلوں کا مرکزی خیال اور مشکل الفاظ دہرائیں۔
- قواعد: کلمہ کی اقسام، جنس و عدد، مترادف و متضاد اور محاوروں کی مشق کریں۔
- انشا: ایک مضمون، ایک خط یا درخواست اور ایک مکالمہ لکھ کر دیکھیں۔
- معروضی سوالات: ہر سبق کے معروضی سوالات حل کریں اور کلید سے جانچیں۔
- وقت کی پابندی: پورا پیپر وقت پر حل کرنے کی مشق کریں۔

نوٹ: یہ نوٹس مطالعے میں مدد کے لیے تیار کیے گئے ہیں، یہ اصل کتاب کا متبادل نہیں ہیں۔ امتحانی خاکہ اور نمبروں کی تقسیم تیسرے فریق کے ذرائع سے لی گئی ہے؛ حتمی معلومات کے لیے اپنے بورڈ کی ہدایات اور اصل کتاب سے تصدیق کریں۔